http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۷ شوال تا ۳ ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۴ تا ۱۰ فروری ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۳۷

تبلیغی جماعت کی جدوجہد کے اثرات

مرزائیت کی تردید بطرزِ جدید

اگر انسان خلوصِ دل سے توبہ کرے تو!

نومسلم جلال الدین کے ایمان افروز تاثرات

اسلام میں حفظانِ صحت کے اصول

قیمت: ۵ روپے

روزہ توڑنے والے کے متعلق کفارہ کے مسائل :

س…… مولانا صاحب یہ بتایئے کہ قضا روزے کے بدلے میں تو صرف ایک روزہ رکھنے کا حکم ہے لیکن کفارہ کی صورت میں ساٹھ مسکینوں کو جو کھانا کھلانے کا حکم ہے اس کے بارے میں وضاحت کریں کہ ساٹھ مسکینوں کو اکٹھا کھانا کھلانے کا حکم ہے یا پھر ایک وقت کے کھانے کا حساب لگا کر اتنی ہی رقم ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کی جائے یا پھر کھانا کھلانے کا ہی حکم ہے۔ مثلاً پانچ روپے فی کس فی کھانے کے حساب سے ساٹھ مسکینوں میں رقم تقسیم کی جائے۔

ج…… کفارہ کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا ہے اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے۔

(۲) اگر چاند کے مہینے کی پہلی تاریخ سے روزے شروع کئے تھے تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے خواہ یہ مہینے ۲۹/۲۹ کے ہوں یا ۳۰/۳۰ کے۔ لیکن اگر درمیان مہینے سے شروع کئے تو ساٹھ دن پورے کرنے ضروری ہیں۔

(۳) جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔

(۴) اگر ایک رمضان کے روزے کئی دفعہ توڑے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور اگر الگ الگ رمضانوں کے روزے توڑے تو ہر روزے کے لئے مستقل کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

(۵) اگر میاں بیوی نے رمضان کے روزے کے درمیان صحبت کی تو دونوں پر الگ الگ کفارہ لازم ہوگا۔

قصداً رمضان کا روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہیں :

س…… مولانا صاحب اگر کسی نے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟ کیا لگاتار روزے رکھنا ضروری ہیں؟

ج…… رمضان شریف کا روزہ توڑنے پر قضا بھی لازم ہے اور کفارہ بھی۔ رمضان شریف کے روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، درمیان میں وقفہ کرنا درست نہیں۔ اگر کسی وجہ سے درمیان میں ایک دن کا روزہ بھی رہ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے، یہاں تک کہ دو مہینے کے روزے بغیر وقفہ کے پورے ہو جائیں۔ اور جو بیماری، کمزوری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

قصداً کھانے پینے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے :

س…… جو آدمی رمضان کے روزے کے دوران قصداً کچھ کھا پی لے کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگر ٹوٹ جاتا ہے تو صرف قضا ہوگی یا کفارہ بھی؟

ج…… اگر کسی نے رمضان شریف کا روزہ جان بوجھ کر توڑ دیا۔ مثلاً قصداً کھانا کھالیا، یا پانی پی لیا، یا وظیفہ زوجیت ادا کر لیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سرمہ لگانے اور سر کو تیل لگانے والے نے سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں ہوں گے :

س…… میں روزے سے تھا اور سر کو تیل لگایا کسی نے کہا کہ سر کو تیل لگانے سے روزہ ٹوٹ گیا میں نے کھانا کھالیا اب کیا میرے اوپر صرف قضا ہے یا کفارہ بھی؟

ج…… اگر روزے میں سرمہ لگایا یا سر میں تیل لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

دو روزے توڑنے والا شخص کتنا کفارہ دے گا؟

س…… مجھ پر دو روزے توڑنے کا کفارہ تھا جس میں سے میں نے ایک روزے کا کفارہ ادا کر دیا ہے جو ساٹھ مسکینوں کا دو وقت کھانا یا فی کس دو سیر اناج ہے اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا دوسرے روزہ کا کفارہ بھی اسی طرح ادا کرنا ہوگا جب کہ میں نے یہ کفارہ تقریباً ۳۰ سال بعد ادا کیا ہے اور یہ اناج میں نے آٹے کی صورت میں تقسیم کیا ہے اور اس کی تقسیم میں کافی دقت پیش آئی کیوں کہ بھکاری اور مسکین میں امتیاز بہت مشکل ہو گیا تھا کیا اناج کے بدلے اس کی قیمت ادا کر سکتے ہیں؟

ج…… رمضان مبارک کا روزہ توڑ دینے پر جو کفارہ لازم ہے وہ یہ ہے کہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے، جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا کافی نہیں۔ ہاں! جو شخص روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے توڑے تھے تو دونوں کا کفارہ ادا ہو گیا اور اگر الگ الگ دو رمضان کے تھے تو دوسرے کا کفارہ الگ لازم ہے۔ مساکین کو تلاش کرنے کی خوامخواہ زحمت کی، کسی دینی مدرسہ میں اتنی رقم بھیج دیتے کہ طلبہ کو کھلا دیا جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۷ شوال تا ۳ ذیقعد ۱۴۲۰ھ مطابق ۴ تا ۱۰ فروری ۲۰۰۰ء | شمارہ ۳۷

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

اس شمارے میں

	(اداریہ)	4
مرزائیت کی تردید طرز جدید	(صاحبزادہ طارق محمود)	6
اگر انسان خلوص دل سے توبہ کرلے تو!	(عبدالغنی فاروق)	12
مسلمان خواتین کے اسلامی فرائض	(مشتاق الرحمٰن صدیقی)	14
تبلیغی جماعت کی جدوجہد کے اثرات	(ڈاکٹر زاہد الحق قریشی)	16
اسلام میں حفظان صحت کے اصول	(محمد سعید علوی)	20
ہم کیسے میزبان ہیں؟	(ڈاکٹر سرفراز نعیمی)	22
اخبار ختم نبوت		23

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۷۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

ناشر عزیز الرحمٰن جالندھری | طابع سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا جمال اللہ الحسینی کی رحلت

سن ولادت : ۱۹۴۴ء/ ابراہیم اندعڑ' تاریخ وفات : شوال المکرم ۱۴۲۰ھ جنوری ۲۰۰۰ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ کارکن مولانا جمال اللہ الحسینی اشرج کے پہلے مہینہ شوال المکرم ۱۴۲۰ھ میں خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا جمال اللہ الحسینی قیام پاکستان سے قبل ۱۹۴۴ء میں پنو عاقل کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے' دینی گھرانہ تھا' حضرت مولانا ہالیجی رحمۃ اللہ علیہ اور اکابر سندھ سے تعلق تھا اس بنا پر ابتداہی سے دینی تعلیم کی طرف راغب ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے علماکرام سے حاصل کی' بعد ازاں مزید تعلیم کے لئے جامعہ خیر المدارس ملتان تشریف لے گئے۔ دورۂ حدیث کی تکمیل کر کے حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ سے دستار فضیلت حاصل کی۔ اس دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین سے تعلق ہوگیا تھا' اس لئے اپنے آپ کو حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا' حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے سندھ میں کام کرنے کے لئے آپ کا انتخاب کیا اور اس سلسلے میں آپ کی خصوصی تربیت شروع کردی۔ فتنہ قادیانیت کے سلسلے میں آپ کو خصوصی تعلیم دی گئی اور اس سلسلے میں آپ کو خوب مہارت حاصل ہوگئی۔ ابتدا میں پندرہ دن آپ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مناظروں اور قادیانیت کی تردید کی تبلیغ میں وقت گزارتے اور پندرہ دن اپنے علاقے سندھ میں قادیانیت کی سرگرمیوں کا تعاقب کرتے۔ چند ہی سالوں میں آپ کو رد قادیانیت کے موضوع پر بہت زیادہ عبور حاصل ہوگیا' قادیانیوں کی کتابوں کے حوالے ازبر یاد ہوگئے اور آپ براہ راست مناظرے کرنے لگے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد جن چند اشخاص کو رد قادیانیت کے موضوع پر خاص ملکہ تھا ان میں مولانا عبدالرحیم اشعر کے بعد مولانا جمال اللہ الحسینی" کا نام لیا جاتا ہے۔ کراچی' سندھ اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں آپ نے قادیانیوں سے مناظرے کئے اور ان کے بڑے بڑے مربیوں کو شکست فاش دے کر عقیدۂ ختم نبوت کا پرچم بلند کیا۔ یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ اندرون سندھ قادیانیوں کی یلغار روکنے میں مولانا جمال اللہ الحسینی کا بہت بڑا کردار تھا۔ اپنی زندگی اور اپنی آل اولاد کو عقیدۂ ختم نبوت کے مشن پر قربان کر دیا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی وجہ سے آپ میں اکابر علماکرام کی طرح احتیاط کا پہلو بہت زیادہ نمایاں تھا۔ معمولی سی تنخواہ پر روکھی سوکھی سادہ زندگی گزار کر آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے مشن کو حرز جان بنا کر رکھا ہوا تھا۔ حضرت مولانا ہالیجی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مولانا عبدالکریم بیر شریف اور علماسندھ آپ کی بہت زیادہ قدر کرتے۔

حضرت مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا جمال اللہ الحسینی کی تحریک پر سندھ میں قادیانیت کی تحریک کو کچلنے کے لئے جمیعت علما اسلام کو خصوصی طور پر اس طرف متوجہ کیا اور لاڑکانہ اور اس کے اطراف میں قادیانیوں کو بھگا کر دم لیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کا اوڑھنا بچھونا تھی' چند سال قبل مولانا جمال اللہ الحسینی نے ٹنڈو آدم سفر کے دوران حضرت صاحبزادہ حافظ عابد رحمۃ اللہ علیہ کو اس طرف متوجہ کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کو ہر سال حج پر قرعہ اندازی کے ذریعہ بھیجا جائے تاکہ یہ بھی زیارت حرمین شریفین سے فیضیاب ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ عابد صاحب مرحوم کو جزائے خیر عطا فرمائے' انہوں نے واپسی کے سفر میں گھر پہنچنے سے پہلے پہلے راستہ میں حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کر کے منظور کرالی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خزانے پر بوجھ ڈالنے کے بجائے حضرت اقدس سے درخواست کی کہ وہ ان اخراجات کو اپنے ذمہ لیں کیونکہ جماعت کا فنڈ امانت ہے اور اس مد کے لئے جمع نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کا سایہ ہم سب پر سلامت رکھے انہوں نے منظور کیا۔ اس طرح اسی سال دو مرکزی مبلغ قرعہ اندازی کے ذریعہ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ اگلے سال مولانا جمال اللہ الحسینی کا نمبر قرعہ اندازی میں نکلا تو انہوں نے یہ سعادت حاصل کی۔ پورے سفر میں وہ حافظ عابد صاحب" اور حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اس سفر کے دوران ان کی شوگر میں بہت زیادہ اضافہ ہو' جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ بیمار ہوگئے لیکن ارکان حج کی ادائیگی میں انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی اور خوب حق ادا کیا۔ حج کے ایک سال بعد شوگر نے ان کے گردوں کو ناکارہ بنا دیا اور انہوں نے کام کرنا چھوڑ دیا' جس کی وجہ سے وہ خون کی صفائی مشین سے کرانے لگے۔ گزشتہ دو سال سے اس تکلیف کے باوجود جب بھی

طبیعت میں افاقہ ہوتا وہ ختم نبوت کا کام شروع کر دیتے۔ ان کے ایک بچے نے افغانستان جہاد میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا جمال اللہ الحسینیؒ کے درجات عالیہ بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا محمد خان صاحب زید مجدہم' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم' حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ایک کارکن حضرت مولانا جمال اللہ الحسینیؒ کی وفات پر غمزدہ ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور عقیدہ ختم نبوت کے مشن کو کامیاب و کامران بنائے۔ (آمین ثم آمین)

استاد محترم قاری عبدالغفار صاحب کا سفر آخرت

تاریخ ولادت: ۱۹۲۵ء ریاست گوالیار' تاریخ وفات ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ دسمبر ۱۹۹۹ء

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاد محترم حضرت اقدس حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے گلشن بنوریہ کے سرخیل مسلک حقہ مسلک دیوبند کے مخلص ترین رکن ہزاروں حفاظ کرام کے محبوب حضرت اقدس قاری عبدالغفار صاحب ۱۹ ویں صدی کے آخری رمضان المبارک کے ابتدائی عشرہ میں اپنے خالق حقیقی سے اس کامیابی سے ملے تو ہر طرف صدائے فلاح بلند ہو رہی ہے۔

یہی ہیں جن کے اتقاء پر ناز کرتی ہے سلمانی
یہی ہیں جن کے سونے کو فضیلت ہے عبادت پر

اور قرآن کریم کی زبان میں : "یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی طرف سے اور یہی لوگ ہیں کامیابی اور فلاح پانے والے۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے: "ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف صلوٰۃ اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔"

ماہ مقدس رمضان المبارک کا ابتدائی رحمت کا عشرہ' سحری کے وقت اس شان سے رخصت ہوئے ہیں۔ زبان مبارک پر قرآن مجید کی تلاوت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آجاتا ہے رفقا ہسپتال کی طرف لے جاتے ہیں تو زبان مبارک پر کلمہ طیبہ جاری ہے اور اسی دوران جان جان آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں۔ قاری صاحب ریاست گوالیار میں ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے والد صاحب شیر محمد صاحب نے حفظ کے لئے قاری حافظ محمد عظیم صاحب کے سپرد کیا اور قاری صاحب کی شاگردی میں حفظ مکمل کیا۔ ۱۹۵۲ء میں پاکستان ہجرت کی۔

حضرت مولانا قاری عبدالغفار صاحب جس وقت حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں تشریف لائے تو اس وقت مدرسہ میں حفظ کی صرف کلاس تھی جس کو قاری شریف تھانوی صاحب پڑھاتے تھے۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کتنی تنخواہ لیں گے ؟ قاری صاحب نے کہا کہ ہمارے یہاں تنخواہ طلب نہیں کی جاتی' جو آپ مقرر فرمائیں گے لے لوں گا' قاری صاحب نے غالباً ۱۹۶۲ء یا ۱۹۶۳ء میں حفظ کی کلاس شروع کی اور تادم وفات استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہے۔ اس دوران سینکڑوں طلباء نے آپ سے حفظ کی تکمیل کی اور بنوری ٹاؤن اور دیگر مدارس میں مقیم رہے ہیں۔ حضرت قاری صاحب حد سے زیادہ متواضع تھے اور گمنام رہنا ان کی خواہش تھی۔ خودداری اور مسلک دیوبند سے وابستگی ان کا جزو ایمان تھی۔ لیاقت آباد جیسے علاقے میں انہوں نے زندگی بھر مسلک حق کا علم بلند رکھا۔ شیخ اوکاڑوی مرحوم سے کئی مرتبہ بحث و مباحثہ ہوا۔ مولانا بنوری صاحب' مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی' مفتی احمد الرحمن رحمہم اللہ اور حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب سے خصوصی تعلق اور عقیدت و محبت تھی کوئی کام بزرگوں کے مشورے کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ کئی مرتبہ عمرے اور حج کی سعادت حاصل کی۔ حرمین شریفین میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے اور ایک ماہ میں کئی قرآن مجید مکمل فرماتے۔ اپنے طلباء کی دینی تربیت کا خاص اہتمام فرماتے اور ان کو قرآن مجید کے ساتھ وابستہ رہنے کا حکم دیتے۔ چند ماہ قبل آپ کی اہلیہ کا انتقال ہوا تھا آپ کی وفات ایک عظیم سانحہ اور دینی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ تلافی فرمائیں۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام جاں نثار آپ کے درجات عالیہ کے لئے دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

مرزائیت کی تردید بطرزِ جدید

بشارت اسمہ احمد کا اصل و حقیقی مصداق

حضرت احمد مجتبیٰ رسول ربانی نہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

آیت قرآنی

سورۃ الصف۔ پارہ ۲۸ کے رکوع ۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

”واذقال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین۔“

(ترجمہ) اور جس وقت حضرت مریم صدیقہ کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل تحقیق میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہوں۔ میں اس چیز کو ماننے والا ہوں کہ تورات سے میرے آگے ہے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی کہ میرے بعد آئے گا اور اس کا (صفاتی) نام احمدؐ ہوگا۔ پس جب وہ احمد ﷺ رسول ان کے پاس کھلے کھلے دلائل کے ساتھ آیا تو مشرکوں اور کافروں نے کہا کہ یہ جادو کر ہے ظاہر۔

اقوال میاں محمود احمد صاحب قادیانی:

(۱) ”حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے گو... اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد اور محمد دونوں تھے۔ چنانچہ آپ ”ازالہ اوہام“ میں لکھتے ہیں:۔

”اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد ﷺ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ

صاحبزادہ ابرار احمد بگوی

احمد۔ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال وجمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔“

(ازالہ اوہام جلد دوم ص ۶۷۳، القول الفصل صفحہ ۲۷)

(۲) ”میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔“

(انوار خلافت ص ۲۱)

(۳) ”اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔“

(انوار خلافت ص ۲۱)

(۴) ”پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں۔“

(انوار خلافت ص ۲۲)

(۵) ”اس پیشگوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ پیشگوئی خاتم النبیین کے متعلق ہے نہ کوئی اور ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پیشگوئی ضرور آنحضرت ﷺ پر چسپاں کرنی پڑے۔“

(انوار خلافت ص ۲۳)

(۶) ”اب جب کہ واقعات سے ثابت ہو گیا

ہے کہ احمد سے مراد آنحضرت ﷺ کا ایک خادم ہے تو پھر بھی ہٹ دھرمی سے کام لینا شیوہ مومنانہ نہیں۔" (انوار خلافت ص ۲۴)

(۷) "اور ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی وہ رسول ہیں جن کی خبر اس آیت میں دی گئی ہے۔" (انوار خلافت ص ۳۱)

(۸) "اب میں اس بات کا ثبوت قرآن سے پیش کرتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔" (انوار خلافت ص ۳۳)

(۹) غرض یہ دس ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی تھی۔" (انوار خلافت ص ۳۹)

(۱۰) "جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں۔ اور اس شخص کی تعین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں۔ اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔" (الفضل ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

(۱۱) ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیشگوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں۔" (الفضل ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶)

(۱۲) "میرا دعویٰ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپ کا نام احمد تھا۔" (الفضل ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۷)

جواب

میں کہتا ہوں کہ جب اس آیت مقدسہ میں ایک رسول کا جس کا صفاتی و جمالی اسم احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس کی تعین ہم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم ثابت کر دیں کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین، شفیع المذنبین و رحمۃ للعالمین علیہ السلام ہی اس کے اصل و حقیقی مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔

احادیث رسول ربانی

(ا) صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۰۱، صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۱، مسند احمد شریف جلد ۴ صفحہ ۸۰ و ۸۱، دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۲، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۵ اور ۱۱۶ کشف الغطا ترجمہ کتاب المؤطا جلد ۲ صفحہ ۶۲۰، کتاب مصفیٰ شرح موطا جلد ۲ صفحہ ۲۴۷، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۹، مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۳۷۶، اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۵۰۶، مواہب الرحمٰن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵، مواہب الرحمٰن جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۳ پر لکھا ہے:۔

"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ تحقیق میرے لئے نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔ اور میں ماحی ہوں مٹادے گا اللہ میرے ذریعے کفر کو اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جائیں گے لوگ میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں (اور امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو)"۔

نوٹ:۔ امام عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب الدنیہ کی جلد ۵ صفحہ ۲۴۵ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ جلالی نبی تھے یعنی انہوں نے کفار کے ساتھ جنگ کئے۔ تلوار اٹھائی۔ سلطنت و حکومت کی تھی۔ مگر حضرت عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہ السلام جمالی نبی تھے کیونکہ انہوں نے نرمی اختیار کی، کبھی جہاد نہ کیا، تلوار نہ اٹھائی، سلطنت و حکومت نہ کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور پر نور (ﷺ) کے جلالی نام محمد کے ساتھ بشارت دی تھی۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حضور پر نور کا جمالی نام احمد ﷺ کے ساتھ بشارت دی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی مقدس زندگی کی دو حصے ہیں ایک مکی دوسرا مدنی۔ مکہ شریف میں نرمی اختیار کی گئی، صبر کیا گیا، مشرکوں اور کافروں کے ساتھ جہاد نہ کیا گیا۔ آپ ﷺ کی مکی زندگی جمالی تھی اور جمالی اسم احمد ﷺ کو ظاہر کرتی تھی۔ مدنی زندگی حضور ﷺ کی جلالی رنگ کی تھی۔ مدینہ شریف میں جہاد کا حکم آیا۔ حضور ﷺ نے تلوار اٹھائی، حکومت و سلطنت کی۔ مدنی زندگی جلالی اسم محمد ﷺ کو ظاہر کرتی تھی۔

(ب) مسند احمد شریف جلد ۴ صفحہ ۸۱، ۸۴ و ۱۲۸ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶۲، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۴ و ۱۱۲، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۲ و ۲۳۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۷، اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۹، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۹۳، تفسیر ابن جریر جلد اول ص ۴۱۴

ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۴۴۹' در منثور جلد ۱ ص ۱۳۱' در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۱۳' ترجمان القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ و ۱۲۹' ترجمان القرآن جلد ۵ ص ۳۹۷' مواہب الرحمٰن جلد ۱ صفحہ ۳۲۲' جلد ۲۲ صفحہ ۴۴' جلد ۲۸ صف ۳۷۳' لوامع التنزیل جلد اول ص ۶۸' خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۴'۵'۹'۵'۴' کتاب الشفاء جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳' شرح شفاء جلد اول ص ۳۷۴-۳۷' نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۲۱۹' مواہب الدنیہ جلد اول صفحہ ۲۰ و ص ۲۲' زرقانی شرح مواہب جلد ۲ صفحہ ۱۹۳' فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۲۵' فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۸۰ پر ہے:۔

"حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی کہ حضور پر نور (ﷺ) نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں اس حال میں کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے اور اب میں تم کو اپنے امر کے اول کی خبر دوں کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے (وبشارۃ عیسیٰ) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خوشخبری دینا ہے اور میری ماں کے لئے ایک نور ظاہر ہوا کہ اس نور سے اس کے لیے ملک شام کے نور ظاہر ہو گئے۔"

قادیانی مغالطوں کا جواب

مغالطہ نمبر ۱

باوجود آپ کا نام احمد نام نہ ہونے کے آپ پر یہ پیشگوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرمالیا ہو کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا نہ سچی نہ جھوٹی نہ وضعی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل۔ کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔ (انوار خلافت ص ۲۳)

جواب:۔ حدیث نبویؐ مندرجہ بالا میں صاف الفاظ ہیں وبشارۃ عیسیٰ (اور خوشخبری دینا عیسیٰ کا) اور قرآن مجید کی سورۃ الصف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ جس طرح حضور پر نور ﷺ کے فرمان ذیشان دعوۃ ابراھیم (دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) سے مراد پارہ اول کے رکوع ۱۵ والی دعائے خلیل اللہ "ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔" ہے اسی طرح آپ کے فرمان وبشارۃ عیسیٰ سے مراد نوید مسیح ابن مریم مندرجہ سورۃ الصف ہے۔ اگر اصرار ہو کہ نہیں ہمیں الفاظ دکھاؤ کہ آپ نے فرمایا ہو کہ میں بشارت اسمہ احمد کا مصداق ہوں تو عرض یہ ہے کہ تفسیر ابن جریر کی جلد اول صفحہ ۲۳۱ اور تفسیر در منثور جلد اول صفحہ ۹۱ پر یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:۔

"قد بشر بی عیسیٰ بن مریم ان یاتیکم رسول اسمہ احمد۔"

مغالطہ نمبر ۲

کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۳۳ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا نام احمد تھا اور یہ کہ آپ کے والدین نے آپ کا نام احمد رکھا ہے۔"

جواب:۔ اخبار الحکم مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء و صفحہ ۸' اخبار الحکم مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲' ۱۳' کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس) کے صفحہ ۶۲' کتاب حیاۃ النبی (مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب مرزائی کی جلد اول صفحہ ۵۱' تحفہ شہزادہ ویلز صفحہ ۲۹' الفضل مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۶' الفضل ۵ اور ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۸ اور الفضل مورخہ ۲ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ والدین نے مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا تھا۔

مغالطہ نمبر ۳

اس آیت (یعنی آیت فلما جاء ھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین) سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ رسول آئے گا تو لوگ ان دلائل و براہین کو سن کر جو وہ دے گا کہیں گے کہ یہ تو سحر مبین ہے یعنی کھلا کھلا فریب یا جادو ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے یہی سلوک ہوا ہے جب آپ نے زبردست دلائل اور فیصلہ کن براہین اپنے مخالفوں کے سامنے پیش کیے تو بہت سے لوگ چلا اٹھے کہ باتیں تو بہت دلربا ہیں لیکن ہیں جھوٹ۔

اس جگہ شاید کوئی شخص یہ دلیل بھی دے کہ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لما جاء ھم

بالبینت قالوا ھذا سحر مبین۔ جب وہ رسول ان کے پاس دلائل کے ساتھ آگیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ کھلا کھلا جادو ہے۔ پس یہ کوئی ایسا رسول ہے جو اس آیت کے نزول سے پہلے آچکا تھا اور وہ آنحضرت ﷺ ہی ہیں لیکن ایسا اعتراض وہی شخص کرے گا جو قرآن کریم کی طرز کلام سے ناواقف ہو کیونکہ قرآن کریم میں دسیوں جگہ پر آئندہ کی بات کو ماضی کے پیرایہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔" (انوار خلافت صفحہ ۴۰)

جواب:۔ بیشک قرآن مجید میں بعض جگہ آئندہ کی بات کو ماضی کے پیرایہ میں بیان فرمایا گیا ہے مگر ان مقامات میں سیاق و سباق آیت کا اس امر کی اجازت دیتا ہے۔ مگر سورۃ الصف کی اس آیت میں کوئی ایسا قرینہ نہیں ہے کہ یہاں الفاظ کے ظاہری معنی چھوڑ دیئے جائیں۔ اس آیت کی تفسیر خود قرآن مجید کی دوسری آیات مبارکہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اصل معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں (برکات الدعاء صفحہ ۱۳) اپنی رائے سے تفسیر کرنا سخت گناہ ہے۔

(ا) سورۃ السبا پارہ ۲۲ کے رکوع ۱۱ میں ہے۔

واذا تتلی علیھم ایتنا بینت قالوا ماھذا الا رجل یرید ان یصدکم عما کان یعبد اباء کم وقالوا ماھذا الا افك مفتری و قال الذین کفروا للحق لما جاء ھم ان ھذا الا سحر مبین۔

"اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں ظاہر مخالف لوگ کہتے ہیں نہیں یہ مگر ایک مرد ہے کہ چاہتا ہے کہ منع کرے تم کو اس چیز سے کہ تمہارے باپ اس کو پوجتے تھے اور کافر کہتے ہیں نہیں یہ مگر جھوٹ کہ باندھ لیا ہے اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے واسطے حق کے کہ جس وقت کہ ان کے پاس آیا نہیں یہ مگر جادو۔"

(ب) سورۃ الاحقاف پارہ ۲۶ کے رکوع اول میں ہے:۔

"واذا تتلی علیھم ایتنا بینت قال الذین کفروا للحق لما جاء ھم ھذا سحر مبین۔"

(اور جب ان پر ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر لوگ کہتے ہیں حق کے واسطے جب ان کے پاس آیا کہ یہ جادو ہے ظاہر)

(ج) سورۃ البقرہ پارہ اول کے رکوع ۱۱ میں ہے۔

"وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاء ھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔"

(اور اس سے پیشتر فتح مانگتے تھے یہودی کافر لوگوں پر۔ پس جب آیا ان کے پاس جو کچھ پہچانا تھا تو وہ اس سے منکر ہوئے پس اللہ کی لعنت انکار کرنے والوں پر ہے)

ان تین مقامات میں صاف صاف بتلایا گیا ہے کہ رسول موعود آچکا ہے۔

مغالطہ نمبر ۴

کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۴۱،۴۲،۴۳،۴۴ اور اخبار الفضل مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء کے صفحہ ۳۶ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

"ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلام واللہ لا یھدی القوم الظلمین۔"

(اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اور وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا)

وھو یدعی الی الاسلام۔ یہ دلیل اتنی واضح ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئی رسول کریم ﷺ کے متعلق ہیں۔ کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ لوگ دعوے کرنے والے سے کہیں گے کہ تو مسلمان ہو جا۔ تو جس بات کا دعویٰ کرتا ہے اس کے لحاظ سے اسلام سے باہر ہو گیا ہے۔ اب بتاؤ رسول کریم ﷺ کو کوئی کہہ سکتا تھا کیونکہ اسلام تو آپ کے ذریعہ سے آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہو گا تو وہ مسلمان مگر اس کے مخالف اس کے دعوے کی وجہ سے اسے اسلام سے باہر قرار دیں گے۔"

جواب:۔ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی نے اپنی رائے سے ایسی تفسیر بیان کی ہے جو نہ صحابہ رضی اللہ عنھم نے کی نہ تابعین نے اور نہ کسی اہل سنت مفسر نے۔ حالانکہ خود مرزا غلام احمد صاحب لکھ چکے ہیں کہ تفسیر بالرائے سے حضرت نبی کریم علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ (دیکھو رسالہ برکات الدعا عاء ص ۱۴)

حق بات یہ ہے کہ بشارت اسمہ احمد کے اصل اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔ آیت مندرجہ بالا کا صحیح مطلب یہ ہے کہ مشرک آدمی (خواہ وہ کافر ہو عرب کا یا یہودی یا

عیسائی) بڑا ظالم ہے جو شرک کرتا ہے حضرت عزیرؑ یا حضرت مسیحؑ کو ابن اللہ ' اللہ اور معبود ٹھہراتا ہے حالانکہ یہ مشرک آدمی (بذریعہ نبی کریم ﷺ کے) دین اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔

(الف) سورۃ النساء پارہ ۵ کے رکوع ۴۴ میں ہے:۔

" تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جائے اس کے ساتھ اور بخشتا ہے اس کے سوائے جس کے واسطے چاہے اور جو کوئی شریک لاوے اللہ کے ساتھ پس تحقیق اس نے باندھ لیا بڑا گناہ۔ کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا کہ اپنی جانوں کو پاک کہتے ہیں بلکہ اللہ پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور نہ ظلم کیے جائیں گے ایک تاگے کے برابر۔ دیکھ اللہ پر کس طرح جھوٹ باندھتے ہیں۔ (انظر کیف یفترون علی اللہ الکذب) اور کفایت ہے یہ گناہ ظاہر۔"

(ب) سورۃ یونس پارہ ۱۱ کے رکوع ۱۲ میں ہے۔

"مشرک لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے اولاد پکڑی ہے اور اللہ اولاد سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے۔ اللہ کے واسطے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اے مشرک لوگو تمہارے پاس اس بات کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو جو کہ نہیں جانتے۔ فرمادیجئے تحقیق وہ لوگ جو کہ اللہ پر جھوٹ باندھ لیتے ہیں چھٹکارا نہ پائیں گے۔"

(قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون)

(ج) سورۃ الکھف پارہ ۱۵ کے رکوع ۱۴ میں ہے۔

"اور ہم نے گرہ دی ان کے دلوں پر جس وقت کہ وہ کھڑے ہوئے پس ان موحدوں نے کہا ہمارا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔ ہم اس اکیلے خدا کے سوا کسی معبود کو نہ پکاریں گے۔ البتہ تحقیق کہی ہم نے اس وقت بات زیادہ۔ اس ہماری قوم نے اللہ کے سوا معبود پکڑے ہیں۔ ان پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے۔ (فمن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب) پس کون شخص ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ اللہ پر جھوٹ باندھ لیوے۔"

نوٹ :۔ ان تین مقامات پر یہودیوں' عیسائیوں اور دوسرے مشرکوں کو مفتری علی اللہ (اللہ پر افترا کرنے والے) کہا گیا ہے اور انہیں بہت ظالم کہا گیا ہے پس سورۃ صف کی اس آیت میں ظالم سے مراد مشرک ہے۔

مغالطہ نمبر ۵

کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۲۵' ۲۶' ۲۷ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ:۔

"ہمارے مخالف ہمارے مقابلہ پر ایک اور رنگ بھی اختیار کرتے ہیں اور وہ یہ کہ انجیل میں فارقلیط کی جو خبر دی گئی ہے اس سے اسمہ احمد کی پیشگوئی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فارقلیط سے احمد نام ثابت ہوتا ہے......

سو اس کا جواب یہ ہے کہ فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے اور ہمارے نزدیک آپ ﷺ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ لیکن ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ اگر فارقلیط کے معنی احمد نہ کیے جائیں تو یہ پیشگوئی آنحضرت ﷺ پر چسپاں ہوتی ہے اور جو لوگ فارقلیط کے معنی احمد کرکے اس پیشگوئی کا مصداق رسول کریم ﷺ کو بناتے ہیں تو وہ اپنا پہلو کمزور بناتے ہیں کیونکہ احمد ترجمہ لفظ پیرکلیوطاس کا کیا جاتا ہے حالانکہ موجودہ یونانی نسخوں میں لفظ پیریکلیطاس ہے......غرض اسمہ احمد کے ساتھ فارقلیط والی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں۔"

جواب:۔ میں ذیل میں فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دو اقوال درج کرتا ہوں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ احمد اور فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے حق میں ہے۔

(الف) اخبار الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۴ پر لکھا ہے۔

"جب مسیح نے پیشگوئی کی تو احمد ﷺ ... ہم سے کی کیونکہ وہ خود جمالی شان رکھتے تھے ... ہی نام ہے جس کا ترجمہ فارقلیط ہے۔"

(ب) اخبار الحکم جلد ۶' نمبر ۴۱ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ کالم نمبر ۱ و ۲۔

"بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے تو کسی شخص کا اعتراض پیش کیا گیا کہ وہ کہتا ہے جب فارقلیط کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے تو قرآن شریف میں جو مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد والی پیشگوئی مسیح علیہ السلام کی زبانی بیان فرمائی گئی ہے وہ انجیل میں کہاں ہے؟

فرمایا یہ ہمارے لیے ضروری نہیں کہ ہم انجیل میں سے پیشگوئی نکالتے پھریں۔ وہ محرف مبدل ہو گئی ہے۔ جو حصہ اس کا قرآن مجید کے خلاف نہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے وہ ہم مان لیں گے۔ فارقلیط کی پیشگوئی انجیل میں ہے اور اس کے معنی حق وباطل میں فرق کرنے والا ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کا نام ہے کیونکہ قرآن کا نام اللہ تعالیٰ نے فرقان رکھا ہے اور آپ صاحب القرآن ہیں۔

اور پھر اعوذباللہ من الشیطن الرجیم میں لفظ لیط بھی آگیا ہے جس کے معنی شیطان کے ہیں۔ بہر حال فارقلیط آنحضرت ﷺ کا نام ہے اور آپ کا نام جو احمد ہے احمد کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والا اور آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر خدا کی حمد کرنے والا اور کون ہو گا۔ کیونکہ حق اور باطل میں آپ فرق کرنے والے ہیں اور سب سے بڑھ کر وہی حمد کر سکتا ہے جو حق وباطل میں فرق کرے۔ احمد وہی ہے جو شیطان کا حصہ دور کر کے خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال قائم کرنے والا ہو۔ پس آپ فارقلیط ٹھہرے اور دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ آپ احمد ہی ہیں گویا فارقلیط والی پیشگوئی احمد ہی کے حق میں ہے۔"

مغالطہ نمبر ۶

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲/ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۷ پر ہے۔

من بعدی کے معنی زا بعدی نہیں بلکہ من بعدی کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بعد ظرف کے علاوہ اسم بھی ہے جیسے جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا میں فوق باوجود ظرف ہونے کے اسم واقع ہوا۔ اور بعد اسم ہونے کے صورت میں آنحضرتؐ مراد ہوں گے۔ اور اس صورت میں یاتی من بعدی اسمہ احمد کا یہ مطلب ہو گا کہ میں اس رسول کی بشارت دینے والا ہوں کہ جو میرے بعد کا نہیں بلکہ میرے بعد آنے والے رسول سے ہو گا یعنی آنحضرت ﷺ کا امتی اور آپ کے فیض سے فیض یافتہ ہو گا۔"

جواب:۔ اس قادیانی مولوی کی من گھڑت تفسیر کی تردید میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک قول ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔ اخبار "الحکم" مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱ اور کتاب ملفوظات احمد یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۴، ۵ پر ہے۔

"حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد وہ ہے

باقی صفحہ ۱۳ پر

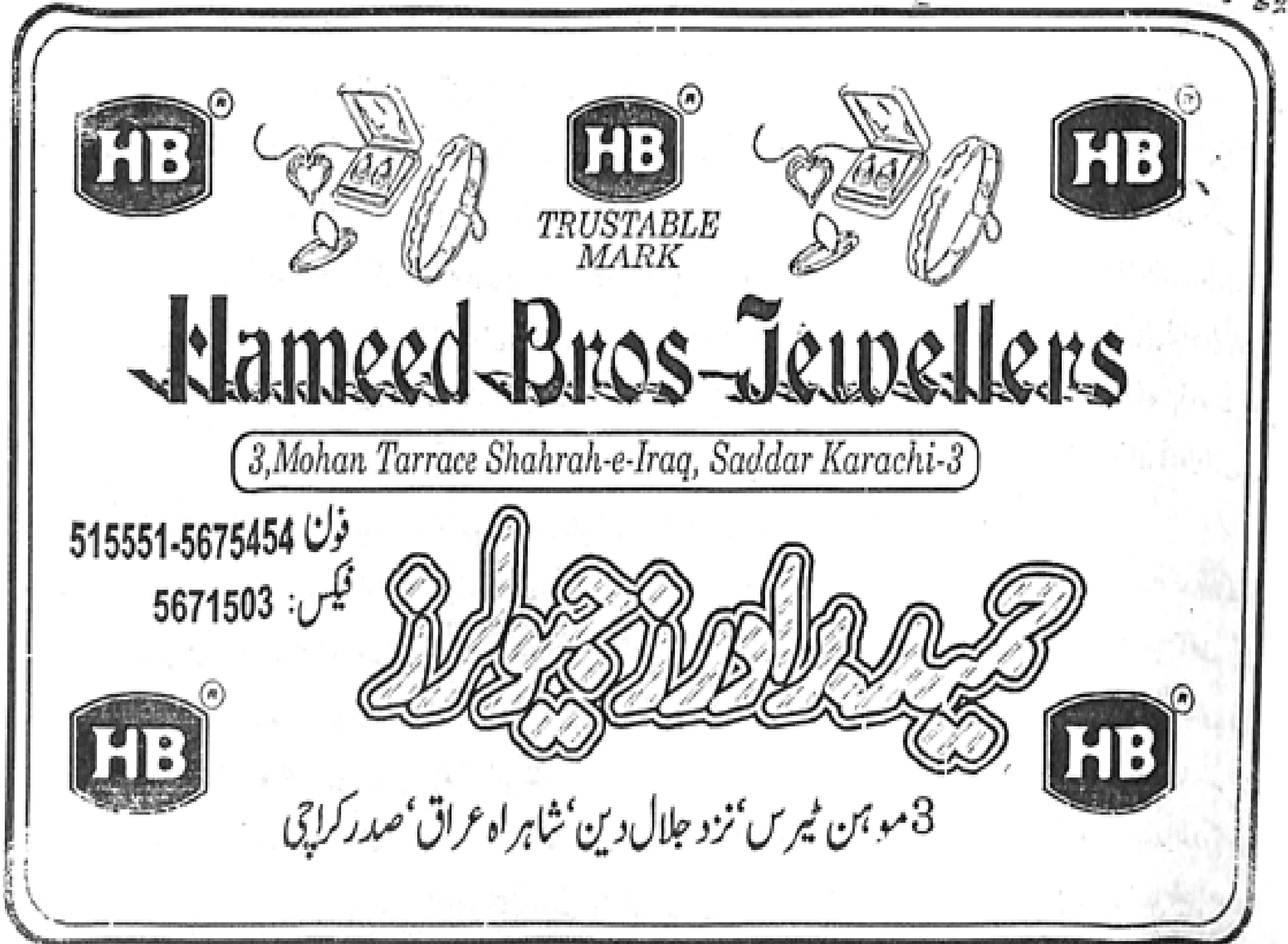

اسلام میرا انتخاب

اگر انسان خلوص دل سے توبہ کرے تو!

ترجمہ:۔ عبدالغنی فاروق

میرا پرانا نام لارڈ ہرٹن اور اسلامی نام سر جلال الدین ہے اور میرا تعلق انگلستان کے ممتاز جاگیردار گھرانے سے ہے' جو معاشرے میں زبردست عزت وافتخار اور نیک نامی کا حامل تھا۔

میرے والدین عیسائی تھے' وہ مجھے ابتدا ہی سے پادری بنانا چاہتے تھے۔ چنانچہ میں نے عیسائیت کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور فارغ ہونے کے بعد چرچ آف انگلینڈ سے وابستہ ہو گیا'لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس کام میں' میں کبھی گہری دلچسپی نہ لے سکا'کچھ عرصہ گزرنے کے بعد مجھے جس عقیدے نے سخت پریشان کرنا شروع کیا وہ انسان کے ازلی گناہ گار ہونے کا عقیدہ تھا پھر اس پر یہ تصور کہ معدودے چند افراد کے سوا باقی ساری مخلوق دائمی عذاب سے دوچار ہو گی' یہ نظریات اتنے مکروہ تھے اور مجھے ان سے اتنی گھن آتی تھی کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میں تقریباً بے دین ہو گیا' مذہب کا سارا ڈھانچا میری نظروں میں مشکوک ہو گیا' میں اکثر سوچتا ہوں کہ انسان اللہ کا شاہکار ہے۔ یہ ساری مخلوقات پر برتری رکھتا ہے' پھر اسے ازلی گناہ گار قرار دینا اور ہمیشہ کے عذاب کا مستحق ٹھہرانا کہاں کی دانشمندی ہے یہ تصور تو براہ راست خالق کائنات پر اتہام کی حیثیت رکھتا ہے اور اس آئینے میں تو اس کی تصویر کچھ ایسی پسندیدہ نہیں ہے۔ میں اگرچہ اب بھی موہوم انداز میں اللہ پر یقین رکھتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے میں نے دوسرے مذاہب کا مطالعہ شروع کر دیا۔

اسلام کے مطالعے کی ابتدا ہی میں یہ راز مجھ پر کھل گیا کہ یہ مذہب انسانی فطرت کے قریب ہے شکوک وشبہات کی گرہیں کھلتی چلی گئیں اور میرے اندر سچے خدا کی عبادت اور خدمت کا جذبہ پیدا ہونے لگا' میں نے دیکھا کہ عیسائیت کے سارے عقائد کی بنیاد بائبل کی تعلیمات پر استوار بتائی جاتی ہے۔ مگر ان میں تو زبردست تضاد پایا جاتا ہے' کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بائبل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات تحریف کا شکار ہو چکی ہیں؟ اس سوال کا جواب پانے کے لیے میں نے بائبل کا گہرا ناقدانہ مطالعہ جاری رکھا' اور پھر اس نتیجے پر پہنچا کہ واقعی یہ کتاب تغیر وترمیم سے محفوظ نہیں ہے اور اس میں بہت سے لوگوں کے خودساختہ عقائد راہ پا گئے۔

اسلام کے مطالعے نے مجھے بتایا کہ انسان میں "روح" نام کی ایک غیر مرئی قوت ہوتی ہے جو کبھی نہیں مرتی۔ گناہوں کی سزا اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی اور اگر انسان خلوص دل سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اپنی مساوی رحیمی وکریمی کے ساتھ گناہوں کو معاف کرنے کے لیے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔

اب میں نے اپنا تمام وقت صرف اسلام کے مطالعے کے لیے وقف کر دیا اور اس نے مجھے مایوس نہیں کیا۔ تلاش حق کے لیے میں نے جو مطالعہ اور غوروفکر کیا وہ رائیگاں نہیں گیا اور میں نے اپنے اندر اس دین کے لیے بے پناہ کشش محسوس کی۔ یہی کشش مجھے برصغیر کے ایک شہر لاہور لے گئی۔ یہاں میں نے ایک نواحی بستی میں قیام کیا۔ جہاں کی بیشتر آبادی اسلام کے ماننے والوں پر مشتمل تھی' میرے شب وروز ان ہی لوگوں کے درمیان گزرتے تھے۔ جو جفاکش اور سادہ دل تھے اور غریبی وافلاس کے باوجود صابر وقانع اور خوش وخرم تھے' میں نے ان سے اسلام کا عملی سبق لیا۔ دینداری اور بھائی چارے کا احساس یہاں کے سارے ماحول پر حاوی تھا۔ میں نے ان لوگوں کے ساتھ بذات خود خون پسینا ایک کیا اور خاصے عرصے تک ان کے ساتھ رہ کر ان کی عادات اور عقائد کا بغور مشاہدہ کیا۔

اب تک میں پیغمبر اسلام محمد ﷺ کی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ عیسائی رسول عربی ﷺ کے شدید مخالف اور نکتہ چیں ہیں۔ بہر حال میں نے اس طرف توجہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ شروع کیا اور بہت جلد محسوس

کرلیا کہ آپ حق وصداقت کے روشن مینار ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انسانیت پر اس بشر کامل کے اتنے احسانات ہیں کہ ان کے بغض کا اظہار کرنا ظلم عظیم ہے۔ وہ لوگ جو ان پڑھ تھے بتوں کی پوجا کرتے تھے' جرم وگناہ میں سر تاپاؤں ڈوبے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو عزت نفس' وقار' احترام انسانیت اور پاکیزگی کا درس دیا اور ان ساری صفات کے ساتھ خدائے واحد کے حضور میں لاکھڑا کیا۔ اعلیٰ انسانی اقدار نے فروغ پایا۔ شراب نوشی کا قلع قمع ہو گیا اور اسلامی معاشرہ پاکیزگی کی اس سطح تک جا پہنچا کہ تاریخ میں کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں نے سوچا کہ ان عدیم النظیر کارناموں کے علاوہ پیغمبر اسلام کی اپنی ذات جس قدر بے عیب اور منزہ تھی۔ اس کی موجودگی میں ان عیسائیوں کی خردہ گیری بدترین شقاوت اور سیاہ قلبی کے سوا کچھ نہیں' عیسائیت کے خلاف میری بغاوت لحہ بہ لحہ تیز ہوتی جارہی تھی اور میں اکثر غور وفکر کی حالت میں رہتا کہ ایک دن ایک مسلمان سے میری ملاقات ہوئی اسلام کے موضوع پر ان سے باتیں ہوئیں' میں نے بہت سے سوال کر ڈالے اور انہوں نے ہر بات کا جچے تلے انداز میں جواب دیا۔ مجھے کامل اطمینان اور یکسوئی حاصل ہو گئی۔ اس مسلمان نے میری چنگاری کو شعلے میں تبدیل کر دیا اور جب مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام ہی دین حق اور مکمل ضابطہ زندگی ہے تو ایک روز میں نے اس کے حلقہ بگوش ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ الحمدللہ اب میں مسلمان ہوں اور اسلام کی روحانی نعمتوں سے بہرہ ورہ ہوں' میں نے عزم کرلیا ہے کہ انشاء اللہ ان نعمتوں سے دوسری انسانیت کو بھی فیضیاب کروں گا۔ (بحوالہ تعمیر حیات اگست ۹۹ء)

●●

بقیہ : تردید بطرز جدید

جس کا ذکر حضرت مسیحؑ نے کیا۔ یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ الفاظ نہیں کہے بلکہ انہوں نے محمد رسول اللہ والذین امنوا معہ اشداء میں حضرت رسول کریم ﷺ کی مدنی زندگی کی طرف اشارہ کیا۔ جب بہت سے مومنین کی معیت ہوئی جنہوں نے کفار کے ساتھ جنگ کیں۔ حضرت موسیٰؑ نے آنحضرت ﷺ کا نام محمد ﷺ بتایا کیونکہ حضرت موسیٰؑ خود بھی جلالی رنگ میں تھے اور عیسیٰؑ نے آپ کا نام احمد بتایا کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔"

☆☆..................☆☆

جبار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایونیوز حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503

مسلمان خواتین کے اسلامی فرائض

مشتاق الرحمٰن عثمانی

اسلام جس طرح مردوں کے لئے ہے اس طرح عورتوں کے لئے بھی ہے۔ اللہ رب العزت کے ہاں جس طرح مرد جواب دہ ہے۔ اس طرح عورت بھی جواب دہ ہے' حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ :

"عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہوتی ہے اور وہ اپنی رعیت کے لئے جواب دہ ہے۔"

معلوم ہوا عورت کا دائرہ کار اس کا گھر ہوتا ہے اور یہ معاملہ بہت اہم ہے کہ کسی بھی قوم کا مستقبل اس کی آئندہ نسل سے وابستہ ہے جس کا سارا بوجھ اللہ تعالیٰ نے عورت پر ڈالا ہے۔

عورت کو اللہ رب العزت نے بہت طاقت دی ہے وہ چاہے تو معاشرے کو سنوار دے اور چاہے تو بگاڑ دے۔ عارف ربانی' محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مشہور واقعہ محتاج بیان نہیں ہے کہ کس طرح انہوں نے بچپن میں اپنی ماں کی ہدایت کے مطابق ڈاکوؤں کے سردار کے سامنے سچ بولا۔ جس سے وہ اس قدر شرمندہ ہوا کہ یہ اتنا چھوٹا بچہ اپنی ماں کا اتنا فرمانبردار ہے اور میں اتنا بڑا ہو کر بھی اپنے مالک کا اتنا نافرمان ہوں۔ اس کو ندامت ہوئی اور اس کے سارے گروہ نے بھی ڈاکے سے سچی توبہ کرلی اور مخلص مومن بن گئے گویا ان سب کے راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کا سارا محرک ان کی والدہ محترمہ کی نصیحت اور اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی بچے کی تربیت تھی جو رنگ لائی۔

ماں اس وقت معاشرے کو بگاڑ رہی ہوتی ہے' جب وہ اپنے بچوں سے غفلت برتتے اور ان کو غلطیوں پر ٹوکنے کے بجائے حوصلہ افزائی کرے' ایک ڈاکو کو جب تختہ دار پر لٹکایا جانے لگا تو اس سے پھانسی کے پھندے پر اس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا: میری ماں کو بلایا جائے' جب ماں آئی تو بیٹے نے ماں سے کہا اپنے کان قریب کرو ماں جب قریب ہوئی تو اس نے زور سے کان کاٹا' ڈاکو سے جب پوچھا گیا کہ تمہیں اس وقت ماں کو تکلیف پہنچانے کا خیال کیسے آیا؟ تو اس کا جواب تھا کہ آج میں جس جرم کی سزا بھگت رہا ہوں میری ماں اس میں برابر کی شریک ہے۔ ابتداء میں جب چھوٹی چھوٹی چوریاں کر کے چیزیں گھر میں لاتا تھا' تو میری ماں بہت خوش ہوتی تھی اور اس کی حوصلہ افزائی نے آج مجھے اس بھیانک انجام تک پہنچایا ہے' آخر وہ اس سزا میں سے اپنا حصہ کیوں نہ وصول کرے؟

اس طرح بے پردہ اور اپنے فرائض سے غافل ماں روز قیامت میں بھی اپنی غفلت کی پوری پوری سزا بھگتے گی' اولاد خود اس ماں کے خلاف اللہ کی عدالت میں مقدمہ دائر کر کے سزا دلوائے گی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت انتہائی اہم اور نازک مسئلہ ہے کہ اس کے لئے عورت کو ہر وقت گھر میں رہنا ضروری ہے۔ اسی لئے اسلام نے عورت کو باہر کے تمام کاموں سے مستثنیٰ قرار دیا ہے' نماز باجماعت' نماز جمعہ' نماز جنازہ وغیرہ باہر کے کام مرد انجام دے اور عورت گھر کے محاذ پر ڈٹی رہے درحقیقت عورت کا اصل روپ اور اس کی اصل معراج اس کا ماں ہونا ہے۔

مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ بھی فرماتے ہیں کہ: "عورت کا یہ کمال نہیں کہ وہ علم و فضل میں ارسطو اور افلاطون بنے بلکہ اس کا اصل کمال یہ ہے کہ ارسطو اور افلاطون پیدا کرے۔" عورت چادر اور چار دیواری میں رہے۔ شمع محفل کی بجائے شمع خانہ بنے کیونکہ جس کسی نے عورت کو اس طرح سے آزادی دی وہ کبھی نہ کبھی اپنی غلطی پر ضرور پشیماں ہوتی ہے عورت کا اصل مقام آئندہ نسل کی تربیت ہے ٹائپسٹ یا کلرک بنا دینا نہ صرف قانون فطرت کی خلاف ورزی ہے بلکہ انسانی معاشرے کو درہم برہم کرنے کی افسوسناک کوشش بھی ہے۔

آج عورت کی نوکری کی حمایت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ آج سے مہنگائی کے دور میں جب تک میاں بیوی دونوں کام نہ کریں تو گھر کا خرچ نہیں چلتا۔ یہ بات نہ صرف غلط ہے بلکہ قابل مذمت بھی ہے' ایسے لوگوں کے لئے یہی ایک مثال کافی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ کھانے کو مانگا تو انہوں نے عرض کیا کہ دو دنوں سے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ پہلے کیوں نہیں بتایا؟ تو عرض کیا کہ سرتاج! میرے والد سرکار دو عالم ﷺ کی مجھے یہی نصیحت تھی کہ میں کبھی سوال کر کے آپ کو شرمندہ نہ کروں۔ سبحان

اللہ! جبکہ ہمارے معاشرے میں عورتیں مردوں پر فرمائشوں کا اتنا بوجھ ڈالتی ہیں کہ مرد ان میں دب کر رہ جاتا ہے اور عورت جب بھی بولتی ہے تو یہی کہتی ہے کہ جب سے تمہارے گھر میں آئی ہوں مجھے کوئی سکون نہیں ملا۔

اصل میں بچہ کی تعلیم وتربیت کے لئے سب سے پہلا مدرسہ ماں کی ہی گود ہے ماں جب بچہ کو گود میں لے کر قرآن مقدس کی تلاوت کرتی ہے تو بچہ اس کو سنتا ہے تو یہ چیزیں غیر محسوس طریقہ سے بچہ میں منتقل ہو جاتی ہیں ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے۔ تو اس کا کوئی نا کوئی اثر تو ضرور ہوتا ہے۔ بچہ بے شعور سہی لیکن آپ کو معلوم ہے کہ کیسٹ بھی بے شعور ہوتی ہے لیکن جو کچھ ہم بولتے ہیں اس کے اثرات اس پر ثبت ہو جاتے ہیں' اگرچہ وہ نظر نہیں آتے' اس طرح ہو سکتا ہے کہ بچہ کے تحت شعور کے اندر بھی کوئی ٹیپ ہو جس پر اذان واقامت کی آواز اپنے اثرات مرتب کرتی ہو اس طرح سے اگر ماں بچہ کو گود میں لئے ہو اور اس کے ہونٹ تلاوت قرآن کر رہے ہوں تو ممکن ہے کہ اس قرآن کے اثرات بھی بچہ کی شخصیت پر پڑ جائیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ علم حاصل کرو ماں کی گود سے لے کر قبر تک اور بچہ کی تعلیم کا نقطہ آغاز یہی ہے۔

بہت بڑی ذمہ داری:

ایک وہ زمانہ تھا جب عورت گود میں اٹھائے بچہ کو تلاوت قرآن سے مانوس کرتی تھی اور آج کی عورت جب تک بچہ کو گانے نہ سنائے تو اس کے خیال میں اس کا بچہ بہلتا ہی نہیں۔ گانوں کی دھن پر رقصاں ماں کے بطن سے اولاد تو پیدا ہو سکتے ہیں لیکن مجاہد' حافظ' عالم اور مفسر پیدا نہیں ہو سکتے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے جس سے فرار ممکن نہیں ہے کہ آج کا بچہ کفر وبے حیائی اور عریانی کے سیلاب یلغار کی زد میں ہے۔ ٹی وی اس کے سامنے ہے بے شمار فحش رسائل اس کے ارد گرد ہیں اور آج کا بچہ الحاد اور بے حیائی کی بیماری کی زد میں ہے۔

مسلمان عورت کا فرض ہے کہ وہ گانوں سے اپنے بچوں کو زہر کی طرح دور رکھے۔ ٹی وی' فلمیں اور وی سی آر کی گندگی سے اپنی اور بچوں کی آنکھیں سینکنا کم از کم مسلمان عورتوں کا طرز عمل نہیں ہو سکتا' تو خواتین کی سب سے بڑی ذمہ داری اپنی اولاد کی تربیت ہے۔ لہٰذا خواتین کو اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے یا اس میں کوتاہی کرتے ہوئے کوئی اور کام کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

اسلام نے عورت پر جو فرائض عائد کئے ہیں وہ اس قدر اہم وسیع اور ہمہ گیر ہیں کہ عورت اگر ان کی طرف کما حقہ توجہ دے تو اسے کسی دوسری سرگرمی کی طرف توجہ کرنے کا اور دیکھنے کا وقت بھی نہ ملے۔

مسلمان عورت تو ہر وقت اپنے بچوں کی تربیت کرنے میں مصروف رہتی ہے اسلامی انداز سے یہ تربیت ہی تو تھی کہ جنگ قادسیہ میں حضرت خنساؓ اپنے چاروں جگر گوشوں کے ہمراہ شریک ہوئی اور چاروں بیٹوں کو حملہ سے قبل رات کو جمع کیا اور کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ خدا نے کفار سے جنگ کے عوض کس قدر ثواب تیار کر رکھا ہے اور خوب سمجھ لو کہ اس فنا ہونے والی دنیا سے دار البقاء بہت بہتر ہے' لہٰذا تم اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے دشمن پر بلا خوف وخطر کود پڑو' ماں کی پرعزیمت تقریر سن کر چاروں لڑکے میدان جنگ میں سربکف نکلے' اور ماں کی ہدایت کے مطابق چاروں شہادت سے سرخرو ہوئے تو ماں نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

آج ہمارے لئے مقام فکر ہے کہ کیا ہم نے بھی اپنے بچوں میں جذبہ جہاد ابھارنے کے لئے ایسی پرجوش تقریر کی ہے؟ کیا اسلام صرف حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا ہی تھا؟

مسلمان عورت کے اوصاف:

اور تو اور ہمیں بے پردگی کا بھی احساس نہیں رہا یاد رکھئے پاکیزہ زندگی گزارنے کے لئے پردہ اتنا لازمی اور ضروری ہے سرکار دو عالم ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں سب نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھیں اور پردے کی سخت پابند تھیں۔ سیدہ فاطمہؓ تو بے شمار خوبیوں اور اوصاف حمیدہ سے متصف تھیں ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ نے سیدہ فاطمہؓ سے پوچھا! کہ مسلمان عورت کے اوصاف کیا ہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ ابا جان! عورت کو چاہئے کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اور اولاد پر شفقت کرے اور اپنی نگاہ نیچی رکھے اور اپنی زینت کو چھپائے نہ خود غیر کو دیکھے نہ غیر اس کو دیکھ پائے۔

شاید ایسی ہی عورتوں کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

> "دیندار عورتیں اپنے شوہروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گی۔"

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جدید اور ترقی یافتہ خواتین کو بھی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆☆..........................☆☆

تبلیغی جماعت کی جدوجہد کے اثرات

ڈاکٹر زاہد الحق قریشی
ایم ایس سی' ایم ڈی (کولمبو)

نومبر کے پہلے ہفتہ سے تبلیغی جماعت کا عالمی اجتماع ہوتا ہے جو کہ بلاشک وشبہ حج کے بعد دنیا میں دوسرا بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ کی فکر' محنت' کوشش اور اخلاص کا نتیجہ ہے کہ ایک قصبہ میوات سے شروع ہونے والی تحریک کو اللہ تعالیٰ نے اس شرف قبولیت سے نوازا کہ اس وقت شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جہاں پر جماعتیں اخلاص کے ساتھ دین متین کی محنت کرنے کے لئے نہ پہنچ گئیں ہوں اور یہی نہیں کہ جماعتیں دنیا کے ہر ملک میں پہنچی ہیں۔ بلکہ اسی طرح دین کی محنت والے کام کو سیکھنے کی طلب لے کر ہر ملک سے جماعتیں جوق درجوق رائے ونڈ عالمی تبلیغی مرکز میں آتی ہیں اور دین کی محنت والا کام سیکھ کر نئے جوش اور ولولہ سے واپس جاکر اپنے مقام پر یہی کام کرتے اور دوسروں کو ترغیب دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تبلیغ والوں کا کام' نوے فیصد اپنی "اصلاح" ہے اور دس فیصد دوسروں کے لئے "اطلاع" ہے کہ تم بھی اصلاح کرلو۔

ایک وقت تھا کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلنا اور وقت لگانا اتنا مشکل تھا کہ جماعت بنانے اور روانہ کرنے کے لئے افراد نہیں ملتے تھے لیکن اب اخلاص کی برکت سے شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جس کی ان اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے ملاقات نہ ہوئی۔

یہ اپنا بستر اور اپنا خرچہ ہر گلی گلی' قریہ قریہ' شہر شہر اور ملک ملک گھومتے پھرتے ہیں۔ فی شخص سینکڑوں سے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ ان میں ہر طبقہ کے افراد ہوتے ہیں اور بہت جلد ان کے ذہن اور فکر میں انقلاب آجاتا ہے۔ جس کے اثرات ان کی شکل وصورت' لباس' رہن سہن اور کردار سے جھلکنے لگتے ہیں۔ انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس انقلاب سے پہلے اس شخص کا طرز زندگی کیا تھا اور آج کیا ہو گیا ہے۔

انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آخر یہ کہتے کیا ہیں؟ کرتے کیا ہیں؟ اور مخالف ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اور یہ ان کا موقف کیا ہے؟ ہم نے ان کے ساتھ وقت گزار کر کوشش کی ہے اور قارئین کرام تک ان سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کی ہے۔

کامیابی کے اصول

اس وقت دنیا کا ہر انسان زندگی کے جس شعبے سے بھی منسلک ہے۔ کامیابی کے لئے ہی جدوجہد کرتا نظر آتا ہے' ہر انسان کی دلی خواہش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کامیابیاں حاصل کرے۔ یہ الگ بات ہے کہ دنیا کے لحاظ سے ہر شخص کے نزدیک کامیابیوں کا معیار مختلف ہے کسی کے نزدیک سر چھپانے کے لئے ایک مکان کامیابی کی علامت ہے۔ اور کسی کے نزدیک دنیا کے ہر ملک کے بڑے بڑے شہروں میں ایک ایک محل کا ہونا کامیابی کا جز ہے۔ مکمل کامیابی نہیں۔ چونکہ ہم مسلمان ہیں اس لئے ہماری کامیابی بھی ظاہر ہے اسلام کے تابع ہی ہوگی۔ یہ سوچ غلط ہے کہ اسلام میں دنیاداری نہیں ہے۔ یا اسلام دنیا سے قطع تعلق کر کے رہبانیت کی تعلیم دیتا ہے بلکہ اسلام دنیا اور دین کو ساتھ لے کر چلنے کی دعوت دیتا ہے اس کی مثال ہے کہ کشتی پانی کے بغیر نہیں چل سکتی لیکن اگر کشتی پانی سے محبت کر کے اسے اپنے اندر آنے کی اجازت دے دے تو وہ ڈوب جائے گی' بالکل اسی طرح مسلمان کے دل میں اگر دنیا کی محبت آگئی تو وہ ڈوب جائے گا۔ دنیا کو دین کے تابع کرنا ہے۔ چھوڑنا نہیں۔ کشتی کی طرح زندگی کی گاڑی دنیا میں ہی چلانی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ اس کے بعد ایک کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی شروع ہوگی' اس لحاظ سے اس دنیا کی کامیابی چھوٹی اور مختصر کامیابی کہلائے گی جبکہ بعد میں آنے والی زندگی کی کامیابی یا ناکامی دائمی اور بڑی کہلائے گی۔ ہم سب کی دونوں جہانوں کی

کامیابی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک طریقوں کے مطابق کرنے میں ہے۔ یہ مبارک طریقے ہم میں اور پوری انسانیت میں رائج ہو جائیں۔ اس کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔ صحابہ کرامؓ میں چند خصوصیات ایسی تھیں جن کی بناء پر ان کے لئے دونوں جہانوں کی کامیابی کے راستہ پر چلنا آسان تھا۔ اگر آج ہم بھی وہ خصوصیات اپنالیں تو ہمارے لئے بھی دونوں جہانوں کی کامیابی جو مکمل کامیابی ہے کا حصول آسان ہو جائے گا۔

ا۔ کلمہ طیبہ کا یقین محکم: اس کا مقصد ہے کہ خالق سے سب کچھ ہونے کا یقین اور مخلوق سے کچھ بھی نہ ہونے کا یقین ہمارے دلوں میں پختہ ہو جائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک طریقوں میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا اور غیروں کے طریقوں میں ناکامی کا یقین ہمارے دلوں میں مستحکم ہو جائے۔ یہ کب ہوگا؟ جب کلمہ طیبہ کی حقیقت ہماری زبان سے ایک بالشت نیچے اتر کر ہمارے دلوں میں آجائے۔

چھری کا کام کاٹنا ہے۔ وقت کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام چھری کو حکم دے رہے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا گلہ کاٹ دے اور پوری قوت سے اسے چلا بھی رہے ہیں۔ لیکن خالق کا حکم ہے نہیں کاٹنا۔ نتیجہ خالق کی مرضی کے موافق ہی نکلتا ہے۔ کیونکہ مخلوق خود کچھ نہیں کر سکتی جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتا ہے۔

فضائل: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص (روزانہ) سو مرتبہ لاالہ الااللہ پڑھا کرے حق تعالیٰ شانہ' قیامت کے دن اس کو ایسا روشن چہرہ والا اٹھائیں گے۔ جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو اس سے زیادہ پڑھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ لاالہ الااللہ کا اقرار کرنا جنت کی کنجیاں ہیں جو شخص اخلاص کے ساتھ لاالہ الااللہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کسی نے پوچھا اخلاص کی (علامت) کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اس کو روک دے۔

اگر کوئی شخص ۱۰۰ سال سے زائد بھی حالت کفر میں گزارنے کے بعد اخلاص سے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گی اور تمام اسلامی احکامات فرض ہو جائیں گے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جس شخص کو سونے کے وقت اور جاگنے کے وقت کلمہ طیبہ کا اہتمام ہو اس کو دنیا بھی آخرت پر مستعد کرے گی اور مصیبت سے اس کی حفاظت کرے گی جو سوتے وقت کلمہ طیبہ پڑھ کر سوئے اور موت آجائے تو اس کا آخری کلمہ' کلمہ طیبہ ہوگا اور وہ جنت میں جائے گا۔ اور جو صبح اٹھتے ہی کلمہ طیبہ پڑھنے کا معمول ہو تو جب قبر میں فرشتے سوال کرنے کے لئے اٹھائیں گے تو وہاں بھی یہ معمول کے مطابق کلمہ طیبہ کا ورد کرے گا اور فرشتوں کے تینوں سوالوں کا جواب اسی کلمہ طیبہ میں موجود ہے۔ بچہ بولنے لگے تو اسے اول کلمہ طیبہ سکھاؤ اور جب کوئی شخص مرنے لگے تو اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کرو۔ جس شخص کا اول کلمہ طیبہ ہو اور آخری کلمہ بھی کلمہ طیبہ ہو وہ ایک حدیث پاک کے مفہوم کے مطابق ہزار برس بھی زندہ رہے تو گناہ کا مطالبہ نہ ہوگا۔ مگر آخر میں کلمہ طیبہ وہی شخص پڑھ سکے گا جس نے کلمے والی محنت پر زندگی گزاری ہوگی۔ آخری وقت وہی کچھ یاد آتا ہے جس پر تمام زندگی محنت کی ہو ان کے علاوہ بھی بے شمار فضائل ہیں لیکن جگہ اور وقت کی قلت مانع ہے شوق رکھنے والے حضرات مختلف کتب کے مطالعہ سے دیکھ سکتے ہیں۔

کلمہ طیبہ کو حاصل کرنے کے طریقے

کلمہ طیبہ کا زیادہ سے زیادہ ورد کریں۔ کلمہ طیبہ والی محنت صحابہ کرامؓ کی طرز پر کرنے کی کوشش کریں دوسروں کو اس کی خوب دعوت دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رورو کر اس کی توفیق مانگتے رہیں۔ جتنی توفیق ملے اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ شکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ زیادہ عطاء فرماتے ہیں۔

نماز: نماز کا مقصد ہے کہ ہماری تمام زندگی صفت صلوٰۃ پر آجائے۔ یعنی ہماری جو حالت نماز پڑھتے ہوئے ہوتی ہے' نماز کے علاوہ زندگی میں بھی ہماری وہ حالت قائم رہے اور ہم ہر وقت خود کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر سمجھیں کہ وہ ہمارے ہر فعل کو دیکھ رہا ہے اس طرح ہمارے دل میں خوف خدا پیدا ہوگا۔

فضائل نماز: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے مبارک طریقے کے مطابق خشوع وخضوع سے پانچ وقت کی نماز ادا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے پانچ طرح کے انعامات سے نوازیں گے۔ ایک تو اسے کبھی رزق کی تنگی نہ ہوگی (۲) اس سے عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے۔ (۳) قیامت کو اس کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ (۴) پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ (۵) حساب سے محفوظ رہے گا۔ اس کے مقابلے میں فرض نماز کا چھوڑنا سخت نقصان کا باعث ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد کے مطابق "جس کی ایک نماز بھی فوت ہو جائے وہ ایسا ہے گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب چھین لیا گیا ہو۔" اور یہ نقصان کی مثال تو دنیا کے اعتبار سے ہے ورنہ آخرت میں نہ جانے کتنا عرصہ سزا بھگتنا ہوگی؟ قبر میں نہ جانے کیا حال ہوگا؟ نماز دین کے لئے ایسی ہی ہے جیسے انسان کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے۔

جو شخص اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز پڑھے اس کے اس دن کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو شخص پانچ وقت کی نماز ادا کرے اللہ تعالیٰ عہد کرتے ہیں کہ میں اسے اپنی ذمہ داری میں جنت میں داخل کروں گا۔ اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے مجھ پر اس کا کوئی ذمہ نہیں۔

حضرت عثمان غنیؓ سے حافظ ابن حجرؒ نے منبہات میں نقل کیا ہے جو شخص نماز کی محافظت کرے اوقات کی پابندی کے ساتھ اس کا اہتمام کرے حق تعالیٰ نو چیزوں کے ساتھ اس کا اکرام فرماتے ہیں۔ اول یہ کہ اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ (۲) تندرستی عطا فرماتے ہیں۔ (۳) فرشتے اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ (۴) اس کے گھر میں برکت عطا فرماتے ہیں۔ (۵) اس کے چہرہ پر صلحاء کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ (۶) اس کا دل نرم فرماتے ہیں۔ (۷) ایسے لوگوں کا پڑوس نصیب فرماتے ہیں جنہیں قیامت میں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غمگین ہوں گے۔

گھر میں نماز پڑھنا نور ہے۔ نماز سے اپنے گھروں کو منور کرو۔ (الحدیث) تنبیہ الغافلین میں ایک حدیث لکھی ہے کہ نماز اللہ کی رضا کا سبب ہے۔ فرشتوں کی محبوب چیز ہے۔ انبیاء کی سنت ہے اس سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ دعا قبول ہوتی ہے۔ رزق میں برکت ہوتی ہے۔ یہ ایمان کی جڑ ہے۔ بدن کی راحت ہے۔ دشمن کے لئے ہتھیار ہے۔ نمازی کے لئے سفارشی ہے۔ قبر میں چراغ ہے اور اس کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے۔ منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے اور قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے اور اندھیرے میں روشنی ہے۔ جہنم کی آگ کے لئے آڑ ہے۔ اعمال کے ترازو کا بوجھ ہے پل صراط سے جلدی گزارنے والی ہے۔ جنت کی کنجی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "نماز دین کا ستون ہے۔" اس میں دس خوبیاں ہیں۔ چہرہ کی رونق ہے۔ دل کا نور ہے۔ بدن کی راحت اور تندرستی کا سبب ہے۔ قبر کا انس ہے۔ اللہ کی رحمت اترنے کا ذریعہ ہے۔ آسمان کی کنجی ہے۔ اعمال ناموں کی ترازوں کا وزن ہے اللہ کی رضا کا سبب ہے جنت کی قیمت ہے اور دوزخ کی آڑ ہے' جس شخص نے اس کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا جس نے اس کو چھوڑا اپنے دین کو گرادیا۔ قارئین کرام اسلام ایسا مذہب ہے جو کہ دنیا وآخرت دونوں کا خیال رکھتا ہے آپ نے نماز کے فضائل میں ملاحظہ فرمایا کہ کس قدر دنیا کے فوائد بھی شامل ہیں۔

اعلیٰ نماز حاصل کرنے کے طریقے

آداب کا خاص خیال رکھیں وضو اچھی طرح کریں۔ ظاہری اور باطنی پاکی کا خاص خیال رکھیں دوسروں کو نماز کی خوب خوب دعوت دیں' نماز خشوع وخضوع سے وقت پر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر اس کی توفیق مانگیں۔ ایسی نماز ہمیں تب حاصل ہوگی جب ہم علم حاصل کر کے علم کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔

علم: علم کا مقصد ہے کہ ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ کس وقت ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟ اتنا علم حاصل کرنا کہ حرام حلال کی تمیز ہو جائے اور دین کے ضروری مسائل کا پتہ چل جائے۔ ہر مسلمان مرد وزن کے لئے فرض ہے۔

علم کے فضائل: علم حاصل کرنے کے لئے جب کوئی طالب علم گھر سے نکلتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے جہاد کے لئے نکلا ہو اور اسے مجاہد والے تمام فضائل حاصل ہوتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ابوذرؓ اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعت سے افضل ہے اور اگر ایک باب کا علم سیکھ لے۔ (یعنی وضو کا طریقہ غسل کا طریقہ وغیرہ) خواہ وہ اس وقت معمول ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعات نفل پڑھنے سے افضل ہے۔" دوسری جگہ ارشاد فرمایا "عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر" ایک اور جگہ ارشاد ہے شیطان پر ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے تم علم حاصل کرو خواہ چین (جیسی دور دراز جگہ) جانا پڑے یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے۔ علم سے مراد دین کا علم ہے۔ جس سے آخرت والی زندگی میں درجات بلند ہوں اسکول کالجز اور یونیورسٹی وغیرہ میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے وہ علم نہیں فن ہوتا ہے فن کی تعریف یہی ہے کہ اس سے دنیا کمانی آسان ہو جاتی ہے۔ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ مذکورہ شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوا ہوگا اور اس کے والدین کو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ عرض کریں گے کہ یا اللہ یہ جوڑے کس صلہ میں؟ تو ارشاد ہوگا کہ تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے عوض جو شخص اپنے بچے کو ناظرہ قرآن سکھلائے اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر جب بچہ ایک آیت پڑھے گا تو والدین کا ایک درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو۔

قارئین کرام! علم کے فضائل نہ صرف علم حاصل کرنے والے کے لئے بلکہ جو اس کے علم کے حصول کا ذریعہ بنیں ان کے لئے بھی اس قدر زیادہ ہیں کہ اس نعمت کبریٰ سے جو محروم رہے اس کی کم قسمتی پر افسوس ہے والدین کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر حضرات سے بھی التماس ہے کہ وہ اپنی اولاد میں سے کم از کم ایک بچے کو ہی قرآن پاک حفظ کرائیں اور کسی اچھے معیاری دینی مدرسہ میں بھیجیں تاکہ وہ ان کے لئے ذخیرہ آخرت ہو۔ یہ بھی گوش گزار کرلیں کہ جہاں دینی تعلیم کا ذریعہ بننے پر اتنے انعام واکرام ہیں۔ اگر اس اولاد کو ہم نے آج دنیا کے چند ٹکوں کے لالچ میں دینی تعلیم سے محروم رکھا۔ اور اسی طرح جائز وناجائز طریقوں سے انہیں دنیا کا عیش وآرام مہیا کر کے فنی تعلیم کے مدارس میں جھونکتے رہے تو کل قیامت کے دن یہ ہمارے گریبان پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے خلاف گواہی دیں گے کہ ہمارے والدین اگر ہمیں دین کا علم سکھاتے تو آج ہم یوں رسوا نہ ہوتے۔ حدیث پاک میں ہے۔ کہ ہر شخص سے اس کے ماتحتوں اور دست نگروں کا بھی سوال ہوگا کہ ان کو کس قدر دین سکھایا؟ جس طرح اولاد کے دینی اعمال کا ثمرہ والدین کو ملے گا اسی طرح اولاد کے گناہوں کی جوابدہی بھی کرنی پڑے گی۔

دینی تعلیم نہ دلانے کا نتیجہ اکثر اوقات دنیا میں ہی سامنے آجاتا ہے۔ جب اولاد نافرمان ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو والدین کو قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی۔

علم کے حصول کے طریقے: علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ۱۔ فضائل کا علم تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر حاصل کیا جاتا ہے جب اعمال کے فضائل سامنے آتے ہیں۔ تو اعمال کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور عمل آسان ہو جاتا ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ تعلیمی حلقوں میں شرکت کریں۔ گھر میں بھی پابندی سے تعلیم کرائیں۔

۲۔ مسائل کا علم علماء حق سے اور مستند دینی کتب سے حاصل کرنا چاہیے۔ علم حاصل کرنے کی دوسروں کی خوب دعوت دیں۔ بچوں کو دینی تعلیم دلائیں اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر اس کی توفیق مانگیں جتنی توفیق مل جائے اس پر شکر کریں۔ اکڑ اور غرور سے پرہیز کریں۔

ذکر اللہ: اللہ کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا دھیان نصیب ہو جائے جس کو یہ بے بہا دولت نصیب ہو جائے اس میں نیکی کرنے کا جذبہ شدید ہو جاتا ہے اور گناہوں سے بچنا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے کیونکہ اسے ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

اسلام میں حفظانِ صحت کے اصول

تحریر: محمد سعید علوی

علم طب' علم کی وہ شاخ ہے جس میں جسم انسانی سے حیثیت صحت مرض کے حث کی جاتی ہے' صحت و مرض پر حث کے لئے ان کے اسباب جاننا ضروری ہے' اس لئے اسباب کا علم بھی علم طب کا حصہ ہے' طب کا موضوع جسم ہے' جسم کی قوت اس کی صحت ہے' جسے برقرار رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے' مگر بسا اوقات اس میں کامیابی نہیں ہوتی اور مرض حملہ آور ہو جاتا ہے۔ علم طب کا دوسرا فریضہ یہ ہے کہ اس حملہ کو پسپا کرے اور جسم کو پھر سے صحت کی نعمت عطا کرے اور اس کی طبعی حالت برقرار رکھے' علم طب کی بحالی کا دوہرا فریضہ سرانجام دینا پڑتا ہے' اس لئے انھیں جسم انسانی میں موجود صلاحیتوں سے آگاہ ہونا چاہئے۔ صحت برقرار رکھنے کے اصول و ضوابط کو حفظان صحت کے اصول کہا جاتا ہے اور زائل ہونے والی صحت کی بحالی کے عمل کو علاج کا نام دیا جاتا ہے' پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ارشادات علم طب کے دونوں پہلوؤں پر محیط ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفظان صحت کے لئے واضح اور بے لاگ اصول مرتب فرمائے اور ازالہ مرض کے لئے مختلف طریقہ ہائے علاج تجویز کئے' اسلام کے اصول ہائے حفظان صحت پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف صحت کی حفاظت کی جا سکتی ہے' بلکہ بیماری کے حملوں سے بھی بچا جا سکتا ہے' اسلام دین کامل ہے جو زندگی کے ہر شعبے سے متعلق راہنمائی دیتا ہے اور ان پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف معاشرتی رسائی عروج حاصل کیا جا سکتا ہے بلکہ صحت کی دولت سے مالا مال اور بہرہ ور ہو سکتے ہیں' صحت کی بڑی اہمیت ہے اس کے بغیر دنیا جہاں کی نعمتیں بے معنی ہیں' تبھی تو کہا جاتا ہے کہ :

"جان ہے تو جہان ہے"

"نعمتوں میں سب سے پہلے قیامت کے روز (جسم و جان) کی باز پرس ہو گی۔"

حفظانِ صحت کے متعلق احادیث میں واضح راہنمائی ہے کہ صبح جلد بیدار ہونا اور شام جلد سو جانا صحت کے لئے ضروری ہے اور تحقیقات جدید اس کی تصدیق کرتی ہے اور ماہرین صحت و طب اسے صحت کے لئے بنیادی اصول قرار دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا سخت ناپسندیدہ تھا۔"

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس علاقے میں طاعون کی وباء ہو وہاں مت جاؤ اور اگر تم جس علاقے میں ہو وہاں طاعون کی وباء پھیلی ہو تو وہاں سے باہر نہ نکل جاؤ۔"

اس حدیث مبارکہ میں یہ بلیغ اشارہ موجود ہے کہ متعدی امراض چونکہ پھیلتے ہیں لہذا وباء کے علاقے میں نہ جایا جائے' نہ وہاں سے باہر نکلا جائے تاکہ وبائی امراض پھیل نہ سکیں۔ یہ بات اب واضح ہو چکی ہے کہ متعدد امراض کی جڑ معدہ کی خرابی ہے اور معدہ میں خرابی پر خوری سے ہوتی ہے' اعتدال سے بڑھ کر غذا خوری سے نہ صرف معدہ کا نظام خراب ہوتا ہے بلکہ متعدد امراض جن میں ذیابیطس (شوگر) 'بلڈ پریشر' امراض قلب' فالج اور موٹاپا جنم لے سکتے ہیں اس حوالے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو لیں :

"کھاؤ پیؤ مگر حد سے تجاوز نہ کرو اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں غذا کو حد اعتدال سے استعمال کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی تعلیم دی ہے اور پر خوری سے منع فرمایا ہے ارشاد ہے :

"انسان کو کمر سیدھی رکھنے کے لئے چند لقمے ہی کافی ہیں اور لازماً زیادہ ہی کھانا پڑے تو معدے میں ایک تہائی کھانا اور ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لئے جگہ ہو۔"

ایک اور جگہ ارشاد پاک ہے :

"اللہ بھوک سے زیادہ کھانے والوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے :

"جو شخص جتنی زیادہ پر خوری کرے گا اتنا ہی زیادہ لمبا عرصہ قیامت کو بھوکا رہے گا۔"

اور یہ فرمان نہایت ہی قابل غور ہے :" یعنی زیادہ کھانے والے سے اللہ کی پناہ مانگو" حفظانِ صحت طب کے مطابق معدہ امراض کا سبب جراثیم ہیں یہ جراثیم ہمیں چاروں اطراف سے گھیرے ہوئے ہیں ہوا زمین الغرض استعمال کی ہر چیز پر موذی جراثیم مسلط ہیں' جسم انسانی کی

حیثیت قلعہ کی مانند ہے کوئی دشمن اس میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے زخموں' منہ اور ناک کے سوراخ کے جو ہر وقت جراثیم کی زد میں ہیں اور ہمارے ہاتھ ان جراثیم کو اندر لے جانے میں بہت مدد کرتے ہیں' وضو کی بدولت ہم نہ صرف ان سوراخوں کو بلکہ جسم کے ہر حصہ کو جو کپڑے سے ڈھکا چھپا ہوا نہیں ہے اور آسانی سے ان جراثیم کی آماجگاہ بن سکتا ہے' دن میں کئی بار دھوتے ہیں اس طرح وضو کئی امراض سے بچانے کی تدبیر ہے' دانتوں کی صفائی حفظان صحت کے حوالے سے امراض معدہ کے سدباب کا اہم ذریعہ ہے' یہ بات واضح ہے کہ دانتوں کا ہضم غذا کے ساتھ بہت تعلق ہے' اگر یہ صحیح نہ ہوں گے تو غذا کے ساتھ خراب اور فاسد مادے حل ہو کر غذا کو بھی فاسد کر دیں گے' جس کی وجہ سے جسم انسانی کی نشو و نما کرنے والے عناصر بھی خراب ہو کر صحت انسانی کو تباہ و برباد کرنے اور مختلف امراض کا سبب بنیں گے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کی صفائی پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور فرمایا ہے: "اپنا منہ صاف رکھو" ایک اور حدیث میں ہے: "اگر میں اپنی امت پر باعث دشواری نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کا حکم دیتا" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو اپنے دہن مبارک کو مسواک سے صاف فرماتے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دانتوں پر اوپر سے نیچے مسواک فرماتے۔ بخاری شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: "جو شخص کھانا کھائے اسے خلال کرنا چاہئے۔" حفظان صحت کے حوالے سے سانس کی زہریلی گیس سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص تاکید فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی یا کسی مشروب کو نوش جاں فرماتے ہوئے برتن کے اندر سانس لینے اور اس کو پھونک مار کر ٹھنڈا کرنے سے منع فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی معمول تھا کہ مشروب پیتے وقت برتن سے باہر تین بار سانس لیتے۔ متعدی امراض سے بچاؤ ماہرین طب و سائنس کے نزدیک صفائی انتہائی اہم ہے' صفائی سے متعدی امراض کو انسانی جسم میں راہ نہیں مل سکتی۔ یوں صفائی سے ہم متعدی امراض سے بچاؤ کی تدبیر کر سکتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا:

"اے پیغمبر ﷺ! اپنا لباس صاف رکھئے اور غلاظت و گندگی سے کلی طور پر پرہیز کیجئے۔"

اس سلسلے میں فرمان الٰہی ہے:

"اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ خود بھی صاف ہے اور صفائی والوں سے محبت کرتا ہے۔ گندگی غلاظت اور میل کچیل اللہ وحدہ لاشریک لہ کے نزدیک انتہائی بری چیز ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"صفائی نصف ایمان ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ میل کچیل اور بکھرے بالوں کو پسند نہیں کرتے۔"

پھر ایسے مقامات پر بول براز سے بھی منع فرمایا جو عام لوگوں کے استعمال میں آتے ہوں اور مخلوق خدا ان سے فائدہ اٹھاتی ہو۔

☆☆......☆☆

AL-ABDULLAH JEWELLERS
العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم...... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ
شیر پنجاب سویٹس اینڈ بیکرز
برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۴۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی
فون: ۷۵۰۰۲' جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

ہم کیسے میزبان ہیں..؟

ڈاکٹر سرفراز نعیمی

ایک عظیم القدر ذاتِ مقدسہ کی جانب سے ایک مہمان ہمارے درمیان فروکش ہوا تھا۔ مہمان بھی ایسا!

جو اپنی فرستادہ ذات کی جانب سے رحمت و مغفرت کا پیغام لایا تھا' وہ مہمان ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ بہت مختصر وقت لے کر آیا تھا اور واپس بھی چلا گیا کہاں؟

جس کی طرف سے آیا تھا۔

مہمان کی آمد پر خوشی کے پھول نچھاور کئے جاتے ہیں۔

اس کی عظمتوں کے گن گائے جاتے ہیں۔

اس کے حضور استقبالیے پیش کئے جاتے ہیں۔

اس کی ناز برداریاں برداشت کی جاتی ہیں۔

اس کی قدر و منزلت کے مطابق میزبانی کی جاتی ہے۔

وہ کسی ایک فرد کی جانب' کسی ایک طبقہ کی طرف مہمان بن کے نہیں آیا تھا۔

وہ تو ہم سب کی طرف آیا تھا۔

اس کی عظمتوں کی تعریف میں تو باعث کون و مکاں کے لب مبارک بھی رطب اللسان تھے۔

اس نے تو اپنے خزانوں کو نچھاور کرنے کے لئے ہمیں بار بار اپنی طرف بلایا تھا۔

لیکن ہم......

اور جب مہمان اپنے میزبانوں کی میزبانی پر خوش ہو کر واپس پلٹتا ہے تو دعائیں دیتا ہوا جاتا ہے۔

کبھی کوئی قیمتی تحفہ بھی دے جاتا ہے۔

کبھی اپنے پیغام کو پہنچانے کی ذمہ داری میزبان کی ذمہ کر جاتا ہے۔

کبھی اپنے قیمتی تحفے عطا کرنے کا وعدہ اپنی دوبارہ آمد پر کر جاتا ہے۔

اور جب ناراض ہو جائے تو......

اور جب جان عزیز مہمان واپس جانے لگے تو......

پر خلوص محبت کرنے والوں کے دل دھڑکنے لگتے ہیں۔

فراق کے لمحات کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔

اس کے شیریں کلمات کو دوبارہ نہ سنے جانے کا احساس دل مضطرب کو تنگ کرتا ہے۔

اس کی دید سے نگاہوں کی محرومی کا احساس اضطراب پیدا کرتا ہے۔

زبان پر اس کے تذکرے کی لذت سے ناآشنائی جگر کو چیرتی ہے۔

اس عظیم مہمان (رمضان) کی واپسی پر کیا ہم نے سوچا...؟

کیا ہمارے خوشی کے اظہار کا انداز بدلا؟

اس کے [illegible] پر کتنا غور کیا؟

اس پیغام کو اپنی زندگی میں رائج کرنے کی کیا کیا تدبیریں کیں؟

ہم نے غربا اور فقرا کی مفلسی کا تدارک کیسے کیا؟

اپنی زندگی گزارنے کے طریقوں میں کیا تبدیلیاں کیں؟

اور اگر ہم نے کچھ بھی نہیں سوچا تو......

ہم کیسے میزبان ہیں؟

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون: ۷۴۵۵۷۳

ABDULLAH SATTAR DINA & SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS& ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone : 745543

اَخبارِ ختمِ نبوّت

حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کی دورہ برطانیہ سے واپسی

کراچی (نمائندہ خصوصی) حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب دس فروری ۲۰۰۰ء کو وطن واپس تشریف لے آئے ہیں' یاد رہے کہ مولانا موصوف کے ہمراہ مولانا عبدالعزیز لاشاری صاحب بھی تھے۔ حجاز مقدس میں عمرہ کی ادائیگی کے بعد دفتر ختم نبوت اسٹاک ویل گرین لندن تشریف لے گئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے زیر اہتمام لندن' مانچسٹر' برمنگھم' گلاسکو' بریڈ فورڈ' ڈربی' گرین ٹاؤن' برسٹل' برے' بلیک برن' ڈرک بار' لیسٹر' کرولی' آڈنبرا' ویکفیلڈ' نوٹنگھم' راسنڈ' باتھ گیٹ' شیفلڈ' لیڈز' اسکارٹ لینڈ' بولٹن' پٹیر برا' ہڈرسفیلڈ' ہیلر لیکٹن' سویڈن' سوانزلی' ٹوٹنگ' اسٹالین' ڈیوزبری' اسٹوک انٹرنٹ' راٹ ٹیسٹل' کنگسٹن' اور برطانیہ کے دیگر متعدد مقامات کا تبلیغی دورہ کیا مختلف اجتماعات سے ختم نبوت' تحفظ ختم نبوت' حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر موضوعات پر خطاب فرمائے اور ان مذہبی اجتماعات میں حضرت مولانا منظور احمد الحسینی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن' مولانا عبدالعزیز خان لاشاری' جناب حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ' جناب طہ قریشی' مولانا عزیزالرحمٰن خان' مولانا حافظ اکرام الحق ربانی اور دیگر علما کرام بھی مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب کے ساتھ ہمسفر رہے۔

بروز جمعۃ المبارک کراچی کے قائد اعظم انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر جناب محمد انور رانا صاحب کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے احباب نے مولانا موصوف کا پرتپاک استقبال کیا۔

دفتر ختم نبوت لندن میں دوروزہ تربیتی سیمینار کا اہتمام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پچھلے دنوں نوجوانوں کے لئے دوروزہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا' کورس کے انعقاد کا مقصد نئی نسل کو قادیانی فتنے سے خبردار کرنا تھا۔ تربیتی کورس میں ایک درجن کے قریب نوجوانوں نے شرکت کی' تربیتی کورس میں چھ مضامین پر درس ہوئے جو حسب ذیل ہیں:

شرائط نبوت' عقیدۂ ختم نبوت' حیات مسیح علیہ السلام قرآن واحادیث کی روشنی میں' قادیانی عقائد پر نظر' مسئلہ مہدی' اسلام پر مرزائیوں کے اعتراضات اوران کے جوابات

مولانا منظور احمد الحسینی نے درس دیئے اور جناب طہ قریشی نے انگلش میں ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔ پروگرام کے اختتام پر مولانا موصوف نے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مرزائیت کے تعاقب کے لئے آگے بڑھیں جبکہ طہ قریشی نے سب طلبہ کو تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں کتابوں کے سیٹ بطور تحفہ پیش کئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آئندہ بھی اسی طرح کے سیمینار کا پورے یورپ میں منعقد کرانے کا عزم رکھتی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت کی پاسبانی ہر مسلمان کا دینی ومذہبی فریضہ ہے

(مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری)

ملتان (نمائندہ خصوصی) عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموسِ رسالت کی پاسبانی ہر مسلمان کا دینی ومذہبی فریضہ ہے' یہ بات حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک بیان میں کہی مزید کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا تقاضا ہے ہر کلمہ گو مسلمان اپنی ہمت و طاقت کے مطابق قادیانیت کی سرکوبی اور اس فتنہ کی پامالی میں اپنا کردار ادا کرے' ہمارے بزرگوں نے ختم نبوت کے مقدس مشن کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا' اسی مشن کی جدوجہد کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم قائم کیا گیا' جاں نثاران ختم نبوت کا یہ قافلہ امت مسلمہ کے بکھرے ہوئے موتیوں کو اتحاد واتفاق کی لڑی میں پروکر قادیانی فتنہ کے خاتمہ واستیصال کے لئے رواں دواں ہے۔

○

ختم الرسل ﷺ کے بعد نبوت نہ آئے گی

عنایت اللہ رشیدی

ختم الرسل ﷺ کے بعد نبوت نہ آئے گی
دنیا فلاح ان کے کف پا سے پائے گی

کذاب آئیں دنیا میں دجال آئیں گے
ظلمت نبیؐ کے دامنِ رحمت سے جائے گی

کیا کیا مکر کے جال یہ دجال لائیں گے
کشتی دجل کی بھور میں اب ڈگمگائے گی

جس رنگ کے بھی پیرہن اوڑھیں یہ روسیاہ
دوزخ کی آگ ان کی جبینیں جلائے گی

ہم جاں نثار ہیں نہ ڈریں گے عدو سے ہم
خلقت خدا کی امت کاذب بھگائے گی

مدنیؐ کی پیروی ہے بشر کے لئے نجات
امت نہ ان کی کفر کی باتوں میں آئے گی

عنایت کی آرزو ہے کہ ہوں غرق سب لعین
رسوائی ان کی داستان سب کو سنائے گی

تھانہ کلچرل نظام ختم کیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات (فیصل آباد) مولانا فقیر محمد نے چیف ایگزیکٹو پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ تھانہ کلچر نظام ختم کرنے کے لئے تھانہ کا ایس ایچ او ۱۶/۱۷ گریڈ کے سول سروس آفیسر یا آرمی کا آدمی تعینات کرنے کے لئے پالیسی میں تبدیلی کی جائے اور پرچہ پہلے درج کرنے اور انکوائری بعد میں کرائی جائے۔

انہوں نے کہا کہ تھانہ کے ایس ایچ او انسپکٹر یا سب انسپکٹر کو لامحدود اختیارات حاصل ہیں اور اپنی مرضی سے ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور انکوائری در انکوائری سے کیس لمبا کردیا جاتا ہے جبکہ اثر ورسوخ رکھنے والے لوگ اور قادیانی جماعت کے لوگ بھی پرچہ درج نہ ہونے سے بچ جاتے ہیں' انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ چناب نگر سابقہ ربوہ اور تھانہ کدیانوالہ کے علاقہ چک نمبر ۶۹ الف ب میں قادیانی غیر مسلم کھلے عام قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں درخواستیں دی جاتی ہیں مگر تھانہ کے ایس ایچ او قادیانی ملزمان کے خلاف پرچہ درج نہیں کرتے اور نہ ہی علاقہ مجسٹریٹ قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کراتے ہیں جس کی وجہ سے قادیانی ملزمان کے حوصلے بلند ہوگئے ہیں اور تھانہ کے ایس ایچ او بادشاہ بنے ہوئے ہیں' ضرورت اس امر کی ہے کہ جرائم میں کمی کے لئے انگریز کے زمانہ کا تھانہ کلچر تبدیل کرکے نیا نظام لایا جائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا دورہ برطانیہ

حضرت حکیم العصر استاذ العلما نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے ۲۸ تا ۸ دسمبر ۱۲ روزہ برطانیہ کا دورہ فرمایا' یہ دورہ خالص اصلاحی تھا گلاسکو' پرسٹن' بلیک برن' بولٹن' باٹلی ڈیوزبری' لندن راودھرم' شیفلڈ' اسٹن' راچڈیل' لیسٹر میں آپ نے بیانات فرمائے۔ آپ نے جامعۃ العلم والہدیٰ بلیک برن میں طلبہ سے خصوصی خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا محمد سلیم دہرات کی خصوصی دعوت پر آپ جامعہ ریاض العلوم لیسٹر میں سالانہ جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے اور طلبہ کی دستاربندی فرمائی۔

لیسٹر اور لندن میں علما کرام کے اجلاس ہوئے جس میں حضرت والا زید مجدہم نے خطاب فرمایا۔

باٹلی میں نئی تعمیر شدہ مسجد زینت الاسلام کے افتتاحی جلسے سے خطاب فرمایا اور افتتاح بھی فرمایا۔

مولانا مفتی جمیل خان' مولانا طیب لدھیانوی' حافظ احمد عثمان' طہ قریشی مستقل طور پر سفر میں ہمراہ رہے جبکہ مولانا سلیم دہرات' مولانا مفتی محمد اسلم' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا موسیٰ بدات اور دیگر حضرات نے جزوی طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی بھی رحلت فرماگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ ۱۳ شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۱/ جنوری ۲۰۰۰ء کو دارالفنا سے دارالبقا کی طرف کوچ کر گئے۔

مرحوم کی نماز جنازہ مولانا عبدالصمد ہالیجوی نے ان کے آبائی گاؤں "محمد ابراہیم اندھڑ" میں پڑھائی اور ان کے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کردیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ۱۹۶۰ء سے باضابطہ وابستہ تھے' حضرت مولانا لال حسین اختر" کے اولین شاگردوں میں سے تھے۔ آپ کی دینی واصلاحی خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے پرخلوص خدمات قابل صد ستائش ہیں اور رد قادیانیت سے متعلق آپ کی کوششیں اور پرخلوص کاوشیں قابل صد تحسین ہیں۔

مولانا موصوف ایک عرصہ سے گردوں کے عارضہ میں مبتلا تھے' بارہا آپ کراچی کے بڑے ہسپتالوں میں زیر علاج رہے' کئی بار جدید طریقہ ہائے علاج کے ذریعے آپ کے گردوں کی صفائی کی گئی' تمام تر طریقہ ہائے علاج کے باوجود ایک عالم باعمل اور پروانہ ختم نبوت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محروم ہوگئی ہے۔ "جو بنا ہے سو فنا ہے" کے ضابطہ خداوندی کے تحت مولانا موصوف اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قائدین ختم نبوت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا بشیر احمد' مولانا عبدالخالق رحمانی' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا نعیم امجد سلیمی' مولانا مفتی حفیظ الرحمن رحمانی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا احمد بخش' مولانا غلام حسین' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا قاضی احسان احمد' مولانا محمد اسحٰق ساقی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا عزیزالرحمن ثانی' مولانا محمد حسین ناصر' محمد انور رانا' جمال عبدالناصر شاہد کے علاوہ تمام مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' قائدین' اراکین اور کارکنان ختم نبوت نے حضرت مولانا احمد میاں حمادی (کنوینر عالمی مجلس تحفظ نبوت سندھ) سے حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی مرحوم کے دیگر پسماندگان اور لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ رب العزت مولانا موصوف کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے۔ (آمین)

تمام قارئین ختم نبوت سے بھی درخواست ہے کہ مولانا موصوف کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ (ادارہ ختم نبوت)

☆☆ ☆ ☆☆

تبصرہ کتب

نام کتاب : معارف و مسائل رمضان
نام مولف : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
نام مرتب : محمد اقبال قریشی
ضخامت : ۶۵ صفحات
قیمت : درج نہیں
ناشر : ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد مشرقی نزد فردوس ضلع بہاولنگر

زیر تبصرہ رسالہ حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مواعظ حسنہ سے رمضان المبارک کے معارف مسائل پر مشتمل ماخوذ مضامین کا مجموعہ ہے۔ درج ذیل مضامین رسالہ ھذا میں شامل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا مہینہ (۲) روزہ کی فضیلت (۳) ماہ رمضان مجاہدہ کا مہینہ (۴) عبادات رمضان اور ان کی ارواح (۵) رمضان المبارک میں ہماری کوتاہیاں (۶) خطبہ جمعۃ الوداع اختراع وبدعت ہے (۷) شب قدر کے فضائل واحکام (۸) تراویح کے احکام (۹) ماہ عید اور یوم افطار اکبر (۱۰) عورتوں کو بھی گھر بیٹھے نماز عید کا ثواب ملتا ہے۔

ماہ رمضان المبارک میں اس قدر کثیر و عمیق مواد قارئین کو بڑی بڑی ضخیم کتب کے مطالعہ سے بھی اس قدر علوم و معارف حاصل نہ ہو سکیں گے۔ اللہ رب العزت مولف موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ مترجم جناب محمد اقبال قریشی اور ناشر کے لئے رسالہ ھذا کو ذریعہ نجات بنائے اور قارئین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نوٹ:۔ دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر (۱۵) صفحات پر مشتمل "ہدیہ کے آداب واحکام" بھی درج پتہ بالا سے منگوا سکتے ہیں۔

مرزا طاہر فریب کے لالہ زار میں

لطیف پریشانؔ کے قلم سے

عجیب شخص ہے فریب کے لالہ زار میں ہے
اولاد کذب" مزید کذب کے انتظار میں ہے

گھنے درخت ڈریں' احتساب روز قیامت سے
یہ بے عمل سوکھا پیڑ لوگو! کس شمار میں ہے

مزاج گردش دوراں کا کچھ قصور نہیں
وہ!! آج اپنے ہی کھینچے ہوئے حصار میں ہے

یہ کیسے؟ رنگ دکھائے ہیں انگریزوں نے انہیں
کسی مذہب میں نہیں ہے بلکہ کفار میں ہے

غلام احمد کی یہ اولاد بھی' غلام انگریز!
نہیں' انسان یہ' ربورٹ ہے فرنگ کے اختیار میں ہے

ہے متفق بھی تو علامہ اقبالؒ جیسا عاشقِ رسول کریمؐ
لباسِ مومن میں مرزا' بالکل کفار میں ہے

دنیا بھر کے مناظرین ومبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت' رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماؤ اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید وقدیم قادیانی اعتراضات کے جامع ومانع مسکت' دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف..... عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن وسنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب..... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین وبددین افراد وجماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج..... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت وفتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د..... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ' مولانا سید محمد علی مونگیریؒ' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ' مولانا محمد چراغ' مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ' مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ..... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا' اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدا بخش' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا' مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہو گی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان' فون: 514122

REGD. NO. SS-'69

الدین النصیحة

Mubeen Trust

WAQAF

مبین ٹرسٹ

مبین ٹرسٹ
پوسٹ بکس نمبر ۲۷۰
اسلام آباد ۴۴۰۰۰ (پاکستان)
☎255394 FAX : 250055